﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَنْ يَّشَآء☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۱۶/جون ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۴

۱۳/ربیع الاول ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۶/احسان ۱۳۷۹ ہجری شمسی

مسجد نبوی کی ابتدائی تاریخ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مسجد نبوی کے ستون کھجور کے تنوں کے تھے جن پر کھجور کی شاخوں سے چھت ڈالی گئی تھی جو حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں گل گئی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کھجور کے تنوں اور شاخوں سے مسجد کو دوبارہ تعمیر کرایا۔ وہ پھر حضرت عثمانؓ کے زمانے میں بوسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے مسجد نبوی کو پختہ اینٹوں سے بنوایا"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی بناء المسجد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہو اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں

جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کرلیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۔ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِب۔ پس تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہو اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکھو متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا" جے توں میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو"۔ یہ وہ نسخہ ہے جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے"۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵/ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

"توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل کر بھی لیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پروانہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیاء گزرے ہیں ان لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی مگر خدا تعالیٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا"۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۳۲۔ مورخہ ۸/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

"اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے"۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹/ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

"مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اس کے یہ معنے ہیں کہ مومن جو بات یقین سے کہے وہ پوری ہو جاتی ہے لفظوں کی پابندی اس میں ضروری نہیں ہے"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۰۔ مورخہ ۵/جون ۱۹۰۳ء صفحہ اول)

"ایک دانشمند کے لئے ضرور ہے کہ موت کا انتظام کرے۔ خدا تو موجود ہے اس کے لئے بھی کچھ فکر چاہئے۔ ہم اس قدر عرصہ سے اپنی برادری سے الگ ہیں۔ ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا جو اور کسی کا برادری بگاڑے گی"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۶۔ مورخہ ۱۷/جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ تھا کہ بعض دفعہ دعا کے ساتھ ساتھ دوا بھی تجویز فرماتے تھے

مختلف بیماریوں سے شفایابی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف دعاؤں کا تذکرہ

دعا کی قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ کلام الٰہی میں مضطر سے مراد وہ ضرر یافتہ ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ کہ سزا کے طور پر

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲/جون ۲۰۰۰ء)

لندن (۲/جون ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ بلجیم مشن ہاؤس میں ارشاد فرمایا جہاں حضور انور ایدہ اللہ یکم جون بروز جمعرات تشریف لے گئے تھے۔ اس خطبہ کے ساتھ جماعت احمدیہ بلجیم کے سالانہ جلسہ کا آغاز ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النحل کی آیت نمبر ۶۳ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ اور فرمایا کہ دو تین دن پہلے لندن میں ایک دوست کا خط پیش ہوا جس میں بڑے زور سے استدعا کی گئی تھی کہ بیماریوں سے شفا پانے کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعائیں خطبہ میں بیان کروں کیونکہ لوگوں کو بیماریوں کا سامنا رہتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ان الفاظ میں دعا کریں جن الفاظ میں آنحضورؐ اپنوں کی شفا کے لئے دعا کیا کرتے تھے اور غیروں کی بیماریوں کی شفا کے لئے دعا کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عجیب اتفاق ہے کہ میں نے پہلے ہی اس خطبہ کے لئے ان دعاؤں کا انتخاب کر رکھا تھا جو بیماریوں سے شفا پانے سے متعلق ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی دعائیں ہمیشہ ایک نہیں ہوا کرتی تھیں بلکہ آپؐ مختلف دعائیں حسب حالات کیا کرتے تھے۔ حسب موقعہ مختلف دعائیں ہو سکتی ہیں اور انسان کا دل خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس موقعہ کے لئے مجھے کس دعا کی ضرورت ہے۔ حضور نے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

فضولیوں سے بچئے

اس زمانہ کے مامور و مصلح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جو تعلیم دی ہے اور جو خاص تاکیدی ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ "ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تیئں بچاوے"۔(کشتی نوح ، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)۔ حضور علیہ السلام کی یہ تعلیم قرآن مجید اور احادیث نبویہ پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی پانے والے مومنین کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ ہر قسم کے لغو سے اعراض کرتے ہیں(سورۃ المومنون :۴) ۔ایک سچا مومن ایسی بات اور ہر ایسے کام سے بچتا ہے جو لغو، بے فائدہ، بیکار اور لاحاصل ہو۔ وہ اپنے وقت کو بیہودہ مشاغل میں برباد نہیں کرتا۔ وہ بے مقصد اور قبیح افعال سے اعراض کرتا ہے ۔وہ ان تمام کاموں سے اجتناب اختیار کرتا ہے جن کا کوئی عقلی فائدہ نظر نہ آتا ہو۔اس کی زندگی معتدل اور متوازن ہوتی ہے۔ وہ افراط و تفریط سے بچتا ہے اور اس کی زندگی ایک نفع بخش زندگی ہوتی ہے۔

اس وقت اگر آپ دنیا پر نظر دوڑا کر اپنے ماحول اور اپنے معمولات زندگی کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ایک کثیر حصہ بنی نوع انسان کا مختلف قسم کی فضولیوں میں مبتلا ہے۔ اکثر امیر اور دولتمند افراد تو عیش و عشرت میں منہمک ہیں ہی متوسط اور غریب طبقہ کے لوگ بھی کئی قسم کی فضولیوں کے مرتکب ہیں۔ اور ان فضولیوں کی وجہ سے افراد اور اقوام کے اقتصادی توازن بھی بگڑے ہوئے ہیں اور کئی قسم کے معاشرتی دکھوں نے انسان کے حقیقی امن و سکون اور راحت کو برباد کر رکھا ہے۔

سگریٹ و تمباکو نوشی ہی کو لیجئے اربوں ڈالر کی یہ صنعت ہے اور کروڑہا انسان اس موذی عادت کا شکار ہیں۔ وہ اپنا پیسہ بھی برباد کرتے ہیں اور اپنی صحت بھی۔ اس کے نتیجہ میں امیر ملکوں میں بھی بہت بھاری بجٹ ایسے مریضوں کے علاج معالجہ پر خرچ ہو جاتا ہے جو اس بدعادت کی وجہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تمباکو نوشی کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا: "یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے ۔ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے ۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا ہے ۔ انگریز بھی چاہتے ہیں کہ اسے دور کر دیں"۔(البدر ۱۳/اپریل ۱۹۰۳ء)

یہ اُس زمانے کی بات ہے اور اب تو یہ سگریٹ و تمباکو نوشی کی انڈسٹری بہت طاقتور ہو چکی ہے اور دنیا بھر میں کروڑہا افراد اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ اور یورپ و امریکہ جیسے بڑے ترقی یافتہ ممالک کے لئے باوجود اس کے تمام مضرات سے آگاہ ہونے کے اس سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں ہو رہا۔ کروڑہا ڈالر صرف اس اشتہار بازی پر خرچ ہو رہا ہے کہ لوگوں کو اس کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ خاص دن اس غرض سے منائے جاتے ہیں۔ مختلف قسم کے قوانین بنائے جا رہے ہیں کہ آپ مثلاً کاموں کی جگہ پر، پبلک جگہوں پر، بسوں میں، ریل گاڑیوں میں یا ہوائی جہازوں میں سگریٹ نوشی نہیں کر سکتے۔ اس موذی، لغو اور بیہودہ عادت کو چھڑانے کے لئے دواساز کمپنیوں نے کئی قسم کی ادویہ بنا رکھی ہیں اور وہ الگ سے لوگوں کی دولت ان مہنگی ادویہ کے ذریعہ ہتھیاتے ہیں۔ اور بہت سے انسانی وسائل اس بارہ میں خرچ کئے جا رہے ہیں۔ سگریٹ نوشی کے سخت عادی افراد میں اس کے ساتھ ساتھ کئی قسم کے اخلاقی و روحانی عوارض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

انسانی حیرت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ایسے افراد کو اس موذی عادت کا شکار دیکھا جاتا ہے جو اقتصادی لحاظ سے بھی تنگ حال ہوتے ہیں۔ ان کے پاس اپنے لئے ، اپنے اہل خانہ کے لئے خوراک و پوشاک کے واسطے مناسب انتظامات مہیا ہوں یا نہ ہوں وہ سگریٹ نوشی کا نشہ ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے اور یوں وہ نہ صرف اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں بلکہ اپنے اہل و عیال کی آسودگی اور خوشحالی کی راہ میں رکاوٹ بن کر کئی رنگ میں ان پر ظلم کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔

ہم احمدیوں کو تو ایسی لغو اور فضول عادتیں ہرگز زیبا نہیں کیونکہ ہم ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں اور یہ لغو عادات ہمارے ان بلند مقاصد سے متصادم ہیں۔ ہمارا مطمح نظر تمام دنیا میں دین اسلام کو غالب کرنا ہے اور اس کے لئے ہمیں اپنی تمام استعدادوں کو اور تمام وسائل کو بروئے کار لانا ہے۔ اس وقت شیطان کے ساتھ عالمی طور پر ایک زبردست روحانی جنگ جاری ہے اور ساری جماعت میدان کارزار میں مصروف جہاد ہے۔ ہر احمدی کا اس روحانی جنگ کے لئے مکمل طور پر تندرست و صحتمند ہونا ضروری ہے۔ جماعت کو ایک ایک پیسے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اغراض دینیہ میں اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود پر خرچ ہو اور نوع انسانی جلد از جلد شیطان کے چنگل سے نجات پا سکے۔ اس عظیم جنگ کے ان ہنگامی حالات میں ایسے بیہودہ مصارف و مشاغل ایک احمدی مسلمان کو ہرگز زیبا نہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان درد بھری نصائح کو غور سے پڑھئے۔

آپ فرماتے ہیں: "ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تیئں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے"۔(کشتی نوح)۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اس مبارک تعلیم پر پورے صدق اور اخلاص کے ساتھ عمل کی توفیق بخشے۔

خطاب بحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ لولاک ختم الانبیاء مقتدائے انبیاء و اصفیاء
تیری آمد سے ہے یہ عقدہ کھلا ارفع و اعلیٰ ہے تو بعد از خدا

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء☆

تو ہے سرّ ابتدائے زندگی تیری ہستی منتہائے زندگی
تجھ سے وابستہ بقائے زندگی تو حقیقی راہنمائے زندگی

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

تیرے دم سے ہم ہوئے خیر الامم تیرے بڑھنے سے بڑھا اپنا قدم
تو سراپا جود ہے ابرِ کرم ختم ترے نام پر شانِ ختم

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

سابقین و لاحقین از انبیاء نقطۂ نفسی ترا ان کی ضیاء
تیری خاتم سے انہیں منصب ملا سب ترے مظہر ہیں اے خیر الوریٰ

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

تجھ سے پہلے جس قدر تھے نامور تھے وہ جن جن خوبیوں سے بہرہ ور
تو ہے جامع سب کا قصہ مختصر تیرے سر ہے سہرۂ فتح و ظفر

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

☆ انبیاء کے لئے مہر ـــ بمعنی مہر

(ظفر محمد ظفر)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول
آنحضرتؐ کی بیماری میں حضرت جبریل کے آنحضرتؐ کو ایک دعا کے ساتھ دم کرنے کی روایت بھی سنائی اور بتایا کہ رسول کریمؐ جب کسی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے لئے دعا کرتے کہ اے تمام لوگوں کے ربّ! اس کی بیماری دور کر دے اور اسے شفا عطا کر کیونکہ شفا عطا کرنے والا تو ہی ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر کہ کچھ بھی بیماری باقی نہ رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اسی طرح مختلف ادعیہ کا ذکر فرمایا۔ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تجھے ساری بیماریوں سے جو تجھے ہیں شفا دے اور گرہیں باندھ کر پھونکیں مارنے والیوں کے شر اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے تجھے محفوظ رکھے۔ حضور نے یہ دعا کرتے ہوئے تین بار اس صحابی کو دم کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے دعا اور دوا کے باہمی تعلق سے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دوا اپنی جگہ ہے اور دعا اپنی جگہ۔ کوئی دعا کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اب مجھے کسی دوا کی ضرورت نہیں تو یہ ایک تکبّر ہے کیونکہ نظام دعا بھی خدا ہی کا ہے اور نظام دوا بھی خدا ہی کا ہے۔ آنحضرتؐ کا یہ اسوہ تھا کہ بعض دفعہ دعا کے ساتھ ساتھ دوا بھی تجویز فرماتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آپ بھی اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے دعا کے علاوہ حتی الامکان دوا بھی تجویز فرماتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں اگر کبھی دوا مہیا ہی نہ ہو اور ناممکن ہو کہ دوا حاصل کی جا سکے تو پھر لازماً خدا تعالیٰ بعض دعاؤں میں بھی اتنی برکت رکھ دیتا ہے کہ بغیر کسی دوا کے آناً فاناً شفا عطا فرما دیتا ہے۔ حضور نے اس ضمن میں اپنا ایک ذاتی واقعہ بھی سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ مدینہ میں ملیریا کی وبا بہت عام تھی اس لئے مہاجرین جب مدینہ آئے تو کئی ایک بیمار ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے دعا کی کہ اے اللہ مدینہ کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور اس کے مدّ اور صاع کے پیمانوں میں برکت رکھ دے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں آپؑ نے فرمایا کہ دعا کی قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ اور یہ کہ کلام الٰہی میں مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ کہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ کسی سزا کے طور پر کسی کے تختۂ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔

عاشقانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(شبیر احمد ثاقب - ربوہ)

(دوسری قسط)

حضرت کعب بن مالکؓ

حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت مرارہ بن ربیعؓ اور حضرت ہلال بن امیہؓ یہ وہ تین اصحاب رسول ہیں جنہیں غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے پر پچاس دن کے مقاطعہ کی سزا دی گئی۔ ان تینوں نے ابتلاء کے وقت کو جس وفا، اخلاص اور قربانی سے گزارا ہے وہ ایک عدیم المثال اور قابل تقلید نمونہ ہے۔ اس میں سے حضرت کعبؓ کی وفا اور اپنے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق و محبت کا نمونہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ان ابتلاء کے دنوں میں جب چالیس دن گزر گئے تو رسول اللہ کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جائیں۔ کہتے ہیں میں نے پیغام لانے والے سے پوچھا کہ طلاق دے دوں یا کیا منشاء مبارک ہے۔ اس نے بتایا کہ طلاق نہیں بلکہ اس سے ایسی علیحدگی اختیار کرلو جس میں تعلق وغیرہ نہ ہو۔ انہی دنوں وہ کہتے ہیں کہ اپنے چچازاد بھائی ابو قتادہ کے باغ میں گیا۔ اس سے مجھے بے حد محبت تھی۔ کہتے ہیں میں نے سلام کیا، اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے اسے قسم دے کر کہا کہ میں اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ مگر جواب ندارد۔ پھر قسم دے کر اسے کہا تو اس نے بس اتنا کہا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم۔ کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ میں اس کا یہ ردّ عمل دیکھ کر اس کے باغ سے باہر نکل آیا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں اسی حالت میں چلتا آرہا تھا کہ بازار میں کوئی شامی شخص میرے متعلق لوگوں سے پوچھ رہا تھا۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ مجھے آملا اور میرے سامنے غسان کے بادشاہ کا خط رکھا جس میں لکھا تھا کہ امابعد...... مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے آقا (محمد) نے آپ پر بڑا ظلم کیا ہے (نعوذ باللہ) جب کہ آپ ایسے وجود نہیں ہیں جن کی ناقدری کر کے انہیں بے وقعت اور بے حیثیت بنایا جائے۔ پس آپ ہمارے پاس آجایئے۔ ہم آپ کی ہر طرح غمگساری کریں گے (اور خوب مراعات دیں گے)۔ کہتے ہیں یہ خط پڑھ کر میں نے سوچا یہ اس ابتلا پر ایک اور ابتلا ہے۔ پھر میں اس خط کو لے کر سیدھا تنور کی طرف گیا اور اس خط کو اس تنور میں پھینک دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب ثلثۃ الذین خلفوا)

پس ایسے ابتلا کے دور میں جب اپنے غیر دکھائی دینے لگیں اور پیارے چھوڑ جائیں اور کوئی عزیز سے عزیز تر کلام تک کا روادار نہ رہے۔ ایسا معاشرہ جہاں بستا شہر اس شخص کے لئے ویرانہ بن جائے۔ جہاں اس کا سب کچھ اس سے چھن جائے۔ ایسے حالات میں سوائے سچے وفادار کے کوئی ساتھ نہیں رہ سکتا۔ یہ وقت ہوتا ہے جب محبت آزمائی جاتی ہے۔ جہاں عشق کا امتحان ہوتا ہے، جہاں دودھ کا پیالہ ملتا نہیں بلکہ خون کا پیالہ دینا پڑتا ہے۔ جہاں انگاروں پر چل کر محبوب تک پہنچنا ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر سچا عشق نہ ہو تو ناممکن ہے کہ کوئی ساتھ نبھا سکے اور اس پر مستزاد یہ کہ ایک طرف یہ کانٹوں کی سیج ہے اور دوسری طرف پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں۔ ایک طرف ہجر اور محرومیاں ہوں اور دوسری طرف تمناؤں کے پورا ہونے اور بڑی بڑی امیدوں کے بر آنے کے مواقع ہیں۔ ایک طرف ردّ کیا جارہا ہے اور دوسری طرف گلے لگایا جارہا ہے۔ یہاں آکر عشق اپنی آخری منزل طے کرتا ہے اور عاشقان صادق کے صدق کو دکھلاتا ہے اور یہی وہ سچا عشق تھا، یہی وہ وفا تھی جو عاشقانِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے رگ و ریشہ میں دوڑ رہی تھی جس سے وہ عشق کے ہر امتحان میں پورے اتر رہے تھے۔ تبھی تو آسمانی کلام نے ان کا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کے دلنشیں پیرایہ میں ذکر کیا تھا۔ یہ وہ محبت ہے جو لازوال ہے، جو ابدی ہے، جس پر انقطاع اور انخلاء کا کبھی سایہ تک نہیں پڑا۔

☆......☆......☆

ثمامہ بن اثالؓ

ثمامہ بن اثالؓ جو معروف دشمن اسلام تھا ایک سریہ میں پکڑا گیا اور قیدی بن گیا۔ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ تین دن تک وہ وہاں بندھا رہا۔ آنحضورؐ ہر روز اس کے پاس جاتے اور پوچھتے اے ثمامہ تم سے کیا سلوک کیا جائے۔ وہ کہتا اگر میرے قتل کا حکم دیں تو ایک قاتل کا قتل ہوگا۔ (کیونکہ وہ قتل و غارت گری میں معروف تھا) اور اگر احسان کریں تو ایک شکر گزار انسان سے آپ کا یہ احسان ہوگا۔ آپؐ نے اسے چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ وہ مسجد سے باہر نکلا اور قریب ایک باغ میں نہا کر واپس آگیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پھر کہا اے محمدؐ! خدا کی قسم روئے زمین پر مجھے آپ کے چہرہ سے زیادہ کوئی چہرہ ناپسندیدہ نہیں تھا اور آج آپ کا چہرہ مجھے سب سے زیادہ پیارا اور اچھا لگتا ہے۔ آپؐ کے دین سے بڑھ کر مجھے کسی دین سے نفرت نہیں تھی مگر آج سے آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپؐ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر میرے لئے قابل نفرت نہ تھا مگر آج سے آپؐ کا شہر مجھے سب سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفہ و حدیث ثمامہ بن اثال)

☆......☆......☆

حضرت ابو طلحہؓ

حضرت ابو طلحہؓ جنگ احد کے دن آنحضورؐ کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔ جب آنحضورؐ نگرانی کے لئے ادھر ادھر ہوتے تو وہ اپنا منہ آگے کر دیتے مبادا آپ کو کوئی تیر وغیرہ نہ لگ جائے اور عرض کرتے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں ادھر ادھر التفات نہ فرمایئے مبادا آپؐ کو کوئی تیر لگ جائے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینہ کے سامنے حملہ کو اپنے اوپر لینے کو حاضر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب اذہمت طائفتان)

☆......☆......☆

مدینہ کا معزز ترین محبوب

حضرت عبداللہؓ بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے غزوہ تبوک سے واپسی پر کہا کہ جب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو مدینہ کا معزز شخص (وہ اپنے آپ کو کہہ رہا تھا) مدینہ کے ذلیل شخص (نعوذ باللہ۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ اس کی مراد آنحضرت ﷺ سے تھی) کو مدینہ سے نکال دے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا چھوڑ و اسے (اس کو دفع کرو) لوگ باتیں کریں گے کہ خود اپنے صحابہ کو مرواتا ہے۔ اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے اعلان کیا کہ میرا باپ مدینہ میں نہیں لوٹے گا جب تک وہ اس بات کا اقرار نہ کرے کہ وہ خود ذلیل ہے اور رسول اللہ ﷺ معزز ہیں۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ (جامع ترمذی کتاب التفسیر۔ تفسیر سورہ منافقون زیر آیت ولئن رجعنا......الخ)

☆......☆......☆

متفرق واقعات

فتح مکہ سے قبل جب ابوسفیان مدینہ آئے اور اپنی بیٹی ام المومنین، آنحضرتؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہؓ کے گھر گئے اور بستر پر بیٹھنے لگے تو حضرت ام حبیبہ نے بستر اٹھا لیا۔ ابوسفیان سخت برہم ہو گئے کہ تمہیں بستر مجھ سے زیادہ عزیز ہے۔ کہنے لگیں نہیں بلکہ اس لئے اٹھایا ہے کہ یہ رسول اللہ کا بستر ہے اور آپ مشرک ہیں اس لئے کیسے گوارا کر سکتی ہوں کہ ایک مشرک بستر رسول پر بیٹھے۔ (الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۸۵۔ ذکر ام حبیبہ)

سبحان اللہ! آنحضرت ﷺ کی محبت نے صحابہ کے اندر کیا کیا رنگ بھر دئے تھے۔

☆...... حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہؓ جب غزوہ احد کے لئے روانہ ہونے لگے تو بیٹے سے کہا کہ ممکن ہے میں شہید ہو جاؤں اور رسول اللہ کے سوا مجھے کوئی تم سے زیادہ عزیز نہیں۔ تم میرا قرض ادا کر دینا۔

(اسدالغابہ تذکرہ عبداللہ بن عمر بن حرام)

☆...... وفد عبدالقیس جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ لوگ سواریوں سے اترتے ہی آپ کی طرف ایسے وفور محبت سے دوڑے کہ آپؐ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چومنے لگے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب)

☆...... آنحضورؐ کے وصال کے بعد صحابہ آپ کی رفاقت کو یاد کر کے بہت رویا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ سے کہا مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے آنحضورؐ سے براہ راست سنی ہو اور آپ کو خوب یاد ہو اور آپ اس کو اچھی طرح سمجھتے ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا اچھا سناتا ہوں اور پھر بات اس طرح شروع کی کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب اس کمرہ میں صرف میں تھا اور میرا آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ہمارے سوا کوئی نہ تھا۔ یہ بات کہی اور ساتھ ہی ان پر ایسی کیفیت طاری ہو گئی کہ شدت جذبات سے کپکپی طاری ہو گئی اور آواز بھرا گئی اور نیم بیہوشی میں چلے گئے۔ افاقہ ہوا تو پھر وہی غشی طاری ہو گئی۔ تیسری دفعہ پھر وہی ہوا اور بمشکل وہ حدیث بیان کر سکے۔ یہ وہ ہجر کے داغ تھے جو صحابہ کے سینوں پر ہمیشہ رہتے اور جب بھی کوئی موقعہ اپنے محبوب کی یاد کو تازہ کرتا تو یہ زخم ہرے ہو جاتے۔

☆...... غزوہ تبوک سخت گرمیوں میں ہوا۔ اس کی شدت اور سختی کو قرآن کریم نے بھی بیان کیا ہے۔ احادیث میں بھی اسے غزوہ عسر یعنی تنگی اور تکلیف والا غزوہ کہا گیا ہے۔ حضرت ابوخیثمہ مالک بن قیس اس قافلے کے ساتھ روانہ نہ ہو سکے جو آنحضورؐ کی معیت میں نکلا۔ انہی دنوں ایک روز وہ اپنے گھر آئے تو دیکھا کہ ان کی بیویوں نے ان کی آسائش کے لئے خوب انتظام کیا ہے۔ بالا خانے پر چھڑکاؤ کیا گیا، ٹھنڈا پانی عمدہ کھانا، غرض تمام سامان آسائش میسر تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر کہنے لگے: "یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس لُو اور گرمی میں کھلے میدان میں ہوں اور ابوخیثمہ سایہ، ٹھنڈے پانی، عمدہ کھانوں اور عورتوں کے ساتھ لطف اندوز ہو رہا ہو۔ خدا کی قسم یہ مناسب اور جائز نہیں۔ میں ہرگز بالاخانہ پر نہیں جاؤں گا"۔ چنانچہ اسی وقت زادِ راہ لیا اور تبوک کی طرف روانہ ہو گئے۔

(اسدالغابہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۱۔ تذکرہ مالک بن قیس۔ المکتبۃ الاسلامیہ بطہران)

☆...... صحابہ اپنے محبوب آقا کی جدائی کے تصور میں روتے اور اشکبار ہوتے تھے۔ ان کے ان جذبات کو انگیخت کرنے اور ان کے غم کے تار کو چھیڑنے کا کبھی کوئی ذریعہ بنتا اور کبھی کوئی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ محبوب کی جدائی ایک لحظہ کے لئے ان کے دل سے کبھی محو نہ ہوتی تھی۔ ایک دفعہ حضرت ابن عباس بیٹھے بیٹھے کہنے لگے جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کس قدر سخت تھا۔ اس کے بعد اس قدر روئے کہ جہاں بیٹھے تھے وہاں نیچے کی زمین آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ حضرت سعید بن جبیر نے پوچھا جمعرات کا دن کیا؟ فرمانے لگے اس روز میرے محبوب آقا کے مرض نے شدت اختیار کی تھی جو آپؐ کے وصال پر منتج ہوئی۔

(مسلم کتاب الوصیۃ باب ترک الوصیۃ لمن لیس لہ ان یوصی فیہ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ جنہیں اتباع

سنت کا بے حد شغف تھا اپنے آقا کی ہر بات میں پیروی کرنا ان کا خاص ذوق تھا۔ وہ جب رسول اللہ کا تذکرہ کرتے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

(طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر)

☆...... ایک دن حضرت ابوہریرہؓ حضرت حسنؓ سے ملے اور کہا ذرا پیٹ سے کپڑا اٹھایئے جہاں رسول اللہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا میں بھی وہاں بوسہ دینا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت حسنؓ نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور حضرت ابوہریرہؓ نے بوسہ دے کر اپنا من راضی کیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۲۷)

☆...... عشاق محمد مصطفیٰ ﷺ آپؐ کے دیدار اور زیارت کے لئے بے قرار رہتے تھے۔ آپؐ کی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف آوری کا جب پتہ چلا تو کئی دن تک انصار کیا مرد اور عورتیں اور کیا بچے سبھی مدینہ سے باہر نکل کر آپؐ کا انتظار کرتے اور شوق دید کے طلبگار رہتے حتیٰ کہ وہ خوش نصیب وقت آیا کہ ان کا چاند، ہاں وہی بدر منیر جس کی راہ تکتے تکتے ان کو کئی دن گزر چکے تھے آج طلوع ہوا۔ ہر ایک اپنی محبت کا اپنے اپنے انداز اور طور پر اظہار کر رہا تھا۔ انصار کی لڑکیاں محبت کے نغمات الاپ رہی تھیں:

طلَع البَدر علینا
من ثنیات الوداع
وجبَ الشکر علینا
ما دعا للہ داعی

کہ ثنیۃ الوداع سے ہم پر بدر طلوع ہوا ہے جب تک دعا کرنے والے دعا کریں ہم پر شکر واجب ہے۔

ہر کوئی چاہ رہا تھا کہ میزبانی کا شرف اسے عطا ہو۔ صحابہ حاضر ہو ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارا گھر ہے۔ ہمارے ہاں رونق بخشئے۔ مگر یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے لئے مقدر کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا میری اونٹنی کو چھوڑ دو یہ جہاں بیٹھ گئی وہیں میرا مسکن ہوگا۔ جب اونٹنی حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی تو قبیلہ بنی نجار کی لڑکیاں دف بجا بجا کر یہ نغمات الاپنے لگیں:

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمداً من جار

ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں کیا خوب کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے ہمسائے ہیں۔

(سیر الصحابہ حصہ ہشتم، نہم۔ صفحہ ۱۵۱۔ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

آپ نے آخری بیماری کے ایام میں ایک دفعہ اپنے حجرہ کا پردہ اٹھا کر مسجد نبوی میں صحابہ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپؐ مسکرائے۔ اپنے غلاموں کو خدا کے حضور دیکھ کر خوش ہوئے۔ صحابہ نے جب پردہ ہٹنے سے آپؐ کی طرف دیکھا تو ان کی حالت اور ہو گئی۔ آپؐ کی بیماری کے ایام میں جب کہ وہ ہر روز طرح طرح کے اندیشوں میں وقت گزار رہے تھے آج اپنے محبوب آقا کا چہرہ دیکھ کر وفور محبت نے ان کے جذبات میں ایسا تلاطم پیدا کر دیا کہ اس کیفیت کو لفظوں میں بیان کرنا اور اس نظارے کی منظر کشی کرنا جوئے شیر لانے سے زیادہ مشکل ہے۔

صحابہ نے اپنے اپنے طور پر ان لمحات کو الفاظ کا جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے حضرت انسؓ نے اس واقعہ کو الفاظ میں اس طرح ڈھالا کہ آپؐ کا چہرہ قرآن کے ورق کی طرح تھا۔ ہم نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ جب آپؐ کا چہرہ ہمارے لئے واضح اور نمایاں ہوا۔ بلاشبہ یہ نظارہ دیدنی تھا۔ لفظ ان کیفیات اور جذبات کو سمونے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر عشاقان دیدار نے آفتاب نبوت کو ہالے کی طرح اپنے حلقے میں لے لیا اور شوق دیدار سے لوگ کھچے چلے آتے۔ شربت دیدار سے سیراب ہوتے اور بے اختیار یہ کہتے جاتے یہ مبارک چہرہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ناصرات الاحمدیہ فرانس کا

سفر لندن

(۵/اپریل تا ۱۲/اپریل ۲۰۰۰ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناصرات الاحمدیہ فرانس کو پہلی بار موقعہ ملا کہ وہ جماعتی نظام کے تحت ایک گروپ کی شکل میں لندن جائیں۔ یہ گروپ ۱۲ ناصرات اور ایک طفل، صدر لجنہ فرانس، سیکرٹری ناصرات اور ایک اور ممبر لجنہ پر مشتمل تھا۔ اس طرح کل تعداد قافلہ ۱۶ تھی۔

یہ گروپ ۵/اپریل بروز بدھ پیرس سے بذریعہ ٹرین روانہ ہو کر لندن پہنچا۔ جہاں صدر لجنہ برطانیہ کے تحت قیام و طعام کا بندوبست کیا گیا تھا۔

جمعرات ۶/اپریل کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے زیر انتظام سنٹرل لندن کے مختلف اہم اور تاریخی مقامات کی سیر کروائی گئی۔

سات اپریل کو جمعۃ المبارک کا روز تھا۔ تمام ناصرات نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ ادا کی۔ بعد ازاں بیت الفتوح، جو جماعت برطانیہ کا نیا مرکز ہے، کی سیر کروائی گئی۔

مورخہ ۸/اپریل بروز ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی کلاس میں فرانس کی ناصرات و طفل نے بھی شمولیت کی سعادت حاصل کی اور نظمیں وغیرہ سنائیں۔

ناصرات الاحمدیہ لندن نے بھی فرانس کی ناصرات کی پذیرائی کی اور ایک پروگرام کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام میں کچھ ممبرات لجنہ بھی شامل تھیں۔ "ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر مندرجہ ذیل خواتین نے تقریر کی:

۱۔ محترمہ مسز نسرین عبیداللہ۔ ۲۔ محترمہ مسز ناصرہ بشیر آرچرڈ، ۳۔ محترمہ مسز نسیم ڈلانوا صدر لجنہ فرانس۔

لندن کی ناصرات نے اس پروگرام میں کچھ کھیلوں کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔

مورخہ ۹/اپریل بروز اتوار صبح یہ گروپ بروک وڈ میں احمدیہ قبرستان کی طرف گیا جہاں حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور دیگر احمدیوں کی قبروں پر دعا کی اور پھر قریباً ایک بجے یہ گروپ اسلام آباد (ٹلفورڈ) پہنچ گیا۔

اسلام آباد میں کچھ وقت ناصرات نے کھیل کود میں گزارا۔ پھر لجنہ و ناصرات کا ایک اجلاس بھی ہوا۔ تلاوت و نظم اور عہد دہرانے کے بعد محترمہ نسیم ڈلانوا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ دوران تقریر انہوں نے لجنہ اسلام آباد کی دعوت اور ان کے حسن سلوک کا ذکر کر کے ان کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ فرانس کی تاریخ اور لجنہ فرانس کی مساعی کا مختصراً ذکر کیا۔

شام کو واپس لندن پہنچ کر نماز مغرب میں شامل ہوئے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ کی مجلس عرفان میں شامل ہوئے۔

سوموار ۱۰/اپریل کو شام چھ بجے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ناصرات و لجنہ فرانس نے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے سب کی خیریت دریافت کی اور از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ دیئے۔ بعد ازاں ناصرات و لجنہ کے اس گروپ کو حضور ایدہ اللہ کے ساتھ فرانسیسی سوال و جواب کی مجلس میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس مجلس میں مترجم کے فرائض محترم جہانگیر غنی صاحب نے سرانجام دیئے۔

منگل ۱۱/اپریل کو یہ گروپ بریڈفورڈ کی سیر کے لئے گیا۔

بدھ ۱۲/اپریل کو قافلہ کی واپسی کا دن تھا۔ روانگی سے قبل مسجد فضل لندن میں تمام ممبرات نے اس سفر کے بخیر و خوبی گزرنے پر شکرانہ کے نوافل ادا کئے اور پھر مسجد سے روانہ ہو کر ریلوے سٹیشن آئے جہاں سے بذریعہ یوروسٹار ٹرین شام قریباً ساڑھے سات بجے بخیر و عافیت پیرس پہنچ گئے جہاں امیر فرانس اور بچوں کے والدین استقبال کے لئے موجود تھے۔

جماعتی انتظام کے تحت ناصرات کا ملک سے باہر یہ پہلا سفر تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت مفید اور معلوماتی اور کامیاب رہا۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ اور جماعت برطانیہ نے ہر طرح سے سب کے آرام کا خیال رکھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں نومبایعین کی

دوسری سات روزہ نیشنل تربیتی کلاس کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں نومبایعین کی تربیت کے لئے دوسری سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۸/اپریل تا ۵/مئی ۲۰۰۰ء دارالسلام میں منعقد کی گئی۔ پورے ملک سے جہاں جہاں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں وہاں سے ان میں سے چند نمائندوں کو چنا گیا تاکہ وہ مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کر کے پھر واپس جا کر باقی احمدیوں کی بھی تربیت کر سکیں۔ اس غرض سے منتخب نمائندے ۲۷/اپریل جمعرات کو ہی دارالسلام پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

اس کلاس کا باقاعدہ آغاز مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے اپنے خطبہ جمعہ سے کیا جس میں نومبایعین کو دو بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلائی کہ نومبایعین آگے تبلیغ جاری رکھیں اور مزید بڑھتے رہیں۔ دوسرا کچھ نہ کچھ مالی قربانی میں ضرور حصہ لیں۔

اس کلاس کے انچارج مکرم یوسف عثمان کمبا آلویہ، مبلغ سلسلہ تھے۔ باقاعدہ ایک تعلیمی پروگرام بنایا گیا جس میں مبلغین اور معلمین نے قرآن کریم کی تعلیمات، اجرائے نبوت، تاریخ احمدیت، حدیث کی ضرورت و اہمیت، تبلیغ کے گر، فقہ احمدیہ، برکات خلافت، اسلامی جہاد، تربیت اولاد اور نظام صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید شامل ہیں۔ علاوہ ازیں روزانہ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہا۔

اس کلاس میں پورے ملک سے ۴۵ جماعتوں سے ۲۵۰ منتخب نمائندگان شامل ہوئے۔ ان میں ۹ مرکزی مبلغین اور ۳۵ معلمین شامل ہیں۔ تنزانیہ کے جنوبی ریجن سونگیا (Songea) کے ۱۲ گاؤں کے ایک نواحمدی چیف جو صرف دو ماہ قبل احمدی ہوئے تھے تربیتی کلاس میں حاضر رہے۔

روزانہ پروگرام میں تدریس کے علاوہ نماز تہجد اور پانچوں نمازیں اور خصوصی درس کا انتظام تھا۔ نماز عشاء کے بعد تبلیغی ویڈیو بھی دکھانے کا انتظام تھا جس سے حاضرین نے بہت فائدہ اٹھایا۔

اس کلاس کا اختتام مورخہ ۵/مئی بعد نماز فجر مکرم امیر صاحب کے اختتامی خطاب سے ہوا جس میں انہوں نے نمائندگان کو تلقین کی کہ جو کچھ بھی انہوں نے حاصل کیا ہے اسے یاد رکھیں اور ان کے جو نومبایعین ساتھی یہاں حاضر نہیں ہو سکے انہیں بھی واپس جا کر سکھائیں تاکہ وہ بھی جماعت کے بدن کا صحتمند جزو بن سکیں۔ اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے تاثرات تھے کہ یہ عرصہ بہت کم تھا پھر بھی انہوں نے اتنا کچھ سیکھا ہے کہ وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس کلاس میں شامل ہونے سے انہیں اس جماعت کی سچائی پر ایمان مزید پختہ ہو گیا ہے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے اچھے نتائج مرتب کرے۔ آمین

(رپورٹ: مبارک محمود، مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

خطبہ جمعہ

کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دعائیں نہ کی ہوں

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پر معارف دعاؤں کا دلنشیں تذکرہ

ان دعاؤں کی قبولیت کا راز کلمۂ توحید میں ہے

دعاؤں کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ پھر اللہ ساری مشکلات کو آسان کردے گا۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۵؍مئی ۲۰۰۰ء بمطابق ۵؍ہجرت ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(سورۃ المومن آیت ۶۶)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اپنی دعاؤں کا جو تذکرہ چل رہا تھا آج کے خطبہ میں بھی وہی جاری رہے گا۔ حیرت ہوتی ہے کہ کس قدر دعائیں حضور اکرم ﷺ نے اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے قیامت تک کے لئے مانگی ہیں، ذہن میں کوئی پہلو بھی ایسا تشنہ نہیں رہتا جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دعا نہ کی ہو۔ میں تو حیرت سے دیکھتا ہوں جب ایک خطبہ میں دعاؤں کا سلسلہ پڑھتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ اب یہ سلسلہ ختم ہوگا لیکن اگلے خطبہ میں پھر حضور اکرمؐ ہی کی دعاؤں کا ذکر چلتا ہے۔ تو جہاں تک یہ چلتا ہے چلتا ہے۔ ان دعاؤں کا یاد رکھنا سب کے لئے مشکل ہے اس کا میں علاج پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کچھ بھی یاد نہ ہو تو یہ دعا کیا کرو کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے، تیرے بندے نے جو بھی دعائیں مانگیں اپنے لئے یا سب کے لئے وہ ساری ہمارے حق میں پوری فرمادے۔ مگر کوشش بہر حال یہی ہونی چاہئے کہ کچھ نہ کچھ حصہ حضور اکرمؐ کی دعاؤں کا کچھ یہاں سے، کچھ وہاں سے یاد ضرور کرلیا جائے۔

پہلی روایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخاری سے ہے وہ کہتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی کا واقعہ فرماتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ یعنی یوں لگتا ہے کہ میری آنکھوں کے سامنے آنحضور ﷺ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اس نبی کو اس قوم نے اس قدر مارا کہ اس کو خون آلودہ کردیا۔ وہ اپنے چہرے سے خون کو پونچھے جارہے تھے اور یہ دعا کرتے جارہے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اے میرے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں۔ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

ایک دوسری روایت میں یہ بھی ذکر ہے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا کردے کیونکہ یہ جانتے نہیں۔ اب حضور اکرم ﷺ کی کتنی عظیم الشان سیرت ہے، انکساری ہے کہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ نہیں فرماتے کہ میں نے ایسا کیا تھا یہ فرما رہے ہیں ایک نبی کا واقعہ ہے کہ ایک نبی نے ایسا کیا تھا، جو ادا ہے اتنی پیاری ہے کہ اس پر جان نچھاور کرنے کو دل چاہتا ہے۔

ایک دوسری روایت ترمذی کتاب تفسیر القرآن سے لی گئی ہے۔ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احد کے روز حضورؐ نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! ابوسفیان پر لعنت کر، اے اللہ! حارث بن ھشام پر لعنت کر۔ اے اللہ! صفوان بن امیہ پر لعنت کر۔ اس دن جو بڑے بڑے دین کے دشمن تھے ان کے نام لے لے کر آنحضرت ﷺ نے دعائیں کی تھیں اور اکثر انہی دعاؤں کے نتیجہ میں مارے گئے۔ مگر کچھ بچ بھی گئے۔ یہ کیا وجہ تھی؟ راوی کہتے ہیں کہ جب آپ یہ دعا کررہے تھے ان تینوں کے متعلق تو اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی "تیرا کچھ بھی اختیار نہیں اللہ خواہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے یا انہیں عذاب دے"۔ چنانچہ اشارہ اس طرف تھا کہ تیری دعائیں تو میں قبول کرتا ہوں کسی کی ہدایت پر تیرا کوئی اختیار نہیں ہے اس لئے میں فیصلہ کرتا ہوں اور بعینہ یہی واقعہ ہوا کہ یہ تینوں اس جنگ میں بچ بھی گئے اور پھر مسلمان بھی ہوگئے۔

ایک اور روایت حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہ بخاری کتاب المناقب سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر اٹھا کر مٹی منتقل کررہے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے اللہ، آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں پس تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔

پھر بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء سے یہ حدیث مروی ہے۔ ابن ابی خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب پر آنے والے احزاب کے بارہ میں بددعا کی اور کہا: اے اللہ جو کتاب کو نازل کرنے والا ہے، حساب لینے میں تیز رفتار ہے احزاب کو شکست دے دے۔ ان کو شکست بھی دے اور ان پر زلزلہ برپا کردے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء علی المشرکین)

چنانچہ یہ دعا بھی وہی ہے جو بعینہ اسی طرح پوری ہوئی۔ حساب لینے میں تیز رفتار ہے کو اسی طرح خدا نے قبول فرمایا کہ بہت تیز رفتار آندھی ان پر چلادی اور سارے کفار کے کیمپ میں ایک زلزلہ برپا ہوگیا۔ اتنی افراتفری پڑی کہ لوگ اپنی اونٹنیوں پر چڑھ کر ان کو کھولنا بھول گئے۔ کیلوں سے اسی طرح بھگانے کی کوشش کی حالانکہ وہ اونٹنیاں بندھی ہوئی تھیں اور اس پر ان کو قتل کرنا پڑا یا پچھلا ٹانگیں مار مار کر پیدل دوڑنا پڑا۔ تو ایک زلزلہ برپا ہوگیا تھا اور آنحضور ﷺ کی یہ دعا بعینہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

سنن ترمذی میں عَبِیْدَۃُ السَّلْمَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بتایا کہ آنحضور ﷺ نے جنگ احزاب کے روز یہ دعا کی تھی: اے اللہ! ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے جیسے انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

(سنن الترمذی کتاب تفسیر القرآن)

اب یہ بھی دیکھئے حضورؐ کی سیرت کا کتنا عظیم الشان واقعہ ہے کہ جو خطرناک دعا ہے اور بہت ہی دردناک اور المناک دعا ہے کہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے یہ کس بنا پر۔ ان کے حملے کی بنا پر نہیں بلکہ اس کی وجہ سے نماز عصر وقت پر ادا نہیں ہوسکی تھی اور اس کو پھر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب سے پہلے پڑھنا پڑا۔ تو حضور ﷺ کو نماز کا اتنا خیال تھا کہ جو وجہ نماز میں روک بنتی تھی اس وجہ کو دور کرنے کے لئے آپ نے یہ دعا کی یعنی ان کفار کو ہی خاکستر کردے جنہوں نے ہماری نمازوں میں روک بن کر ہمیں اتنا دکھ دیا۔

ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے حضرت ابن عباس کی ہے رسول اللہ ﷺ جو قافلے کسی مہم پر بھجا کرتے تھے ان کو جو دعائیں دیا کرتے تھے یہ ان کے تسلسل میں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے۔ ان کو رخصت کیا۔ ان کے لئے یوں دعا کی: اللہ کے نام پر روانہ ہو۔ نیز فرمایا اے اللہ! تو ان کی مدد کر یعنی ان لوگوں کی جنہیں آپ نے کعب بن اشرف کی طرف شرارتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے بھجوایا تھا۔ کعب بن اشرف نے جو ہر جگہ آگ لگا رکھی تھی یہ وہ لوگ تھے جن کو ان شرارتوں کے دفع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تو تفصیل ساتھ یہ بیان فرمائی کہ ان لوگوں کی مدد فرما۔ صرف اتنا ہے کہ اللہ کے نام پر میں تمہیں روانہ کرتا ہوں۔ اس میں سب کچھ آجاتا ہے۔ "اللہ کے نام پر روانہ کرتا ہوں" اللہ ان کے آگے پیچھے، اوپر نیچے ہر طرف سے محافظ ہوا اور ان کی غیر معمولی نصرت فرمائی۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دشمن کے حملہ آور ہونے پر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ یہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ربیح بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بتایا کہ ابو سعید خدری بیان کرتے تھے ہم نے جنگ خندق کے روز آنحضرت ﷺ کے حضور عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ہمیں کوئی دعا بتائیں گے جو ہم کریں۔ اب تو حال یہ ہے کہ دل حلق میں آچکے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں دعا کرو اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانک دے اور ہمارے اندیشوں کو امن میں تبدیل فرما دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تیز آندھی کے ساتھ اپنے دشمنوں کے منہ پر تھپیڑے مارے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہوا کے ساتھ شکست دے دی۔

سفر کے موقع پر دعا۔ سفر شروع کرتے وقت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر کو جانے کا ارادہ فرماتے تو دعا کرتے! اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارا خیال رکھنے والا یعنی ہمارا خلیفہ ہے۔

تو اللہ کا خلیفہ دعا کر رہا تھا کہ اللہ ہمارے بعد خلیفہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارے پیچھے نگران ہو۔ تو خلیفہ کا معنی وہ نہیں ہے جیسے اللہ کا خلیفہ ہوا کرتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو پیچھے ہم چھوڑ کے جا رہے ہیں جو ہماری ساری باتوں کا نگران ہوگا۔

"اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس امر سے کہ سفر میں ہم کوئی تنگی دیکھیں اور واپسی کے وقت کوئی غم دیکھیں"۔ پس یہ دعا بھی چھوٹی سے ہے جسے سب کو اپنانا چاہئے اور سفر شروع کرتے وقت یہ دعا ضرور پڑھنی چاہئے کہ "اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس امر سے کہ سفر میں ہم کوئی تنگی دیکھیں اور واپسی کے وقت کوئی غم دیکھیں۔ اے اللہ زمین کو ہمارے لئے تہہ فرما دے اور سفر کو آسان کر دے"۔ زمین کو تہہ فرما دے سے مطلب ہے کہ منزلیں چھوٹی لگیں۔ جو لمبا سفر ہے وہ چھوٹا نظر آئے اور سفر کی ہر تنگی ہم پر آسان کر دے، سب سہولت عطا فرما دے۔ اور جب حضور سفر سے واپس لوٹنے لگتے تو فرماتے: "ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرتے ہوئے اور عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد بیان کرتے ہوئے" اور جب اپنے گھر والوں کے ہاں داخل ہوتے تو کہتے: "ہم توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف لوٹتے ہیں وہ ہم میں کوئی گناہ باقی نہ رکھے"۔

مسلم کتاب الحج سے یہ روایت لی گئی ہے۔ جریج کہتے ہیں کہ مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ ان کو علی الاسدی نے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ آنحضور ﷺ جب سفر پر تشریف لے جانے کے لئے سواری پر بیٹھتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے "پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔

یہ بھی چھوٹی سے دعا ہے جو خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے اور اس کو ہم نے سفروں سے پہلے کرنے کے نتیجہ میں بہت ہی مفید پایا ہے۔ حیرت انگیز خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزے ظاہر ہوتے ہیں سفر کی کامیابی کے سلسلہ میں۔ مجھے یاد ہے ہمارے لطیف صاحب جو پائلٹ ہوا کرتے تھے وہ جب بھی جہاز پہ دشمن پر حملہ کرنے جایا کرتے تھے تو وہ یہ دعا ضرور پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور انہوں نے مجھے بتایا کہ صرف ایک دفعہ یہ دعا پڑھنی بھول گیا تھا اور اسی میں میں دشمن کے قابو آگیا اور ایک لمبی قید کاٹنی پڑی۔ تو جب خدا دعا کی توفیق نہ دے تو پھر انسان کو کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ پس یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ وہ دعائیں جن کی ہمیں توفیق نہیں ملی اے اللہ ان پر بھی ہمارا نگران ہو، ہمارا نگہبان ہو۔

ابنِ جُرَیج کہتے ہیں کہ مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ ان کو علی الازدی نے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ آنحضور ﷺ جب سفر پر تشریف لے جانے کے لئے سوار پر بیٹھتے تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر دعا پڑھتے: "پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی مسافت ہم پر مختصر کر دے تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل و عیال میں ہمارا جانشین ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور برے منظر اور اہل و عیال اور مال میں بری حالت میں لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اور جب سفر سے واپس آتے تو بھی یہی پڑھتے۔ نیز ان الفاظ کا اضافہ فرماتے: "ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ (مسلم کتاب الحج)

سفر کی ایک اور دعا حضرت صخر الغامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ یہ سنن الترمذی سے لی گئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ میری امت کے لئے ان کی صبحوں میں برکت رکھ دے"۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جب کوئی سریّہ روانہ فرماتے یا کوئی لشکر روانہ کرتے تو اسے دن کے پہلے حصہ میں روانہ فرمایا کرتے تھے۔ (سنن الترمذی کتاب البیوع)

یہ بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بہادری کی ایک عظیم الشان مثال ہے کہ اکثر دشمن رات کو چھپ کر حملے کیا کرتے ہیں آپ صبح طلوع ہونے کے بعد حملہ کیا کرتے تھے اور جن کو بھیجتے تھے ان کو بھی یہی نصیحت کیا کرتے تھے کہ صبح کے وقت دشمن پہ حملہ کرو اور اس وقت دشمن تیار ہو جاتا تھا اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمایا کرتا تھا۔

ایک روایت میں جمعرات کو سفر کرنے کی سنت کا پتہ چلتا ہے اور جمعرات کی صبح سفر کرنے والوں کے لئے دعا ہے۔ اصل میں جمعہ سے پہلے پہنچ کر اطمینان سے انسان کو اپنی ساری ضروریات سے فارغ ہو جانا چاہئے اور جمعہ کی تیاری کرنی چاہئے۔ سفر میں جمعہ اچھی بات نہیں سوائے اس کے کہ مجبوری ہو۔ تو آنحضور ﷺ جمعہ کے سفر کو پسند نہیں کرتے تھے۔ جمعرات ہی کے سفر کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعرات کے دن سفر کرنے والوں کے لئے اس طرح دعا فرمائی، "دعا کی"۔ جب یہ میں بار بار عرض کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے انتہا عشق اور عزت کے باوجود حضورؐ کی دعا کے متعلق "دعا فرمائی" نہیں کہا کیونکہ آنحضور ﷺ خدا کے حضور عرض کیا کرتے تھے۔ خدا سے تو کوئی بھی کچھ فرما نہیں سکتا۔ تو یہاں ترجمہ کرنے والوں نے یہ لفظ "فرمائی" بے وجہ استعمال کیا ہوا ہے۔ جمعرات کے دن سفر کرنے والوں کے لئے اس طرح دعا کی: "اے اللہ! میری امت کے ان لوگوں کے سفر کو بابرکت فرما جو جمعرات کی صبح کو سفر پہ نکلیں"۔

الوداع کے موقع پر دعا۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات میں یہ روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں سفر پر جانا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عطا کیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں زاد راہ کے طور پر تقویٰ عطا فرمائے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کچھ اور دعا بھی دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تمہارے گناہ بخش دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کچھ اور دعا بھی دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تجھے جہاں کہیں بھی تم ہو خیر میسر فرمائے۔

ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ماجہ میں مروی ہے کہ آپ بیان

Malik Food

سیل زبردست سیل ۳۱؍جولائی ۲۰۰۰ء تک

Malik Food والوں کی طرف سے فخریہ پیشکش

جرمن بکرے کا تازہ حلال گوشت (سالم بکرا)	10-00 DM (فی کلو)
چپاتی آٹا (۱۰ کلو)	7-00 DM
پاکستانی کرنل باسمتی چاول (فی ۱۰ کلو)	32-00 DM
دال مونگ، دال چنا، دال مسور، دال ماش (۲ کلو)	4-95 DM
احمد کے اچار (ایک کلو)	5-50 DM
ابلے چنے (۱۲ ڈبے)	7-50 DM
پاکستانی سبزی (ایک کلو)	6-50 DM

تھوک اور پرچون پر بھی سامان حاصل کریں

اس کے علاوہ شادی بیاہ اور دیگر پارٹیوں کے موقع پر پکا پکایا لذیذ اور عمدہ کھانا زردہ یا کھیر، گوشت قورمہ، گوشت پلاؤ، اوون روسٹ مرغی ۹ مارک فی کس

اور کھانا پکانے کا بھی معقول انتظام ہے

Malik Food

Eckenheimer Landstr. 300 . 60435 Frankfurt / M

Tel: (069) 543628 — Fax: (069) 954 10982

کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے الوداع کرتے ہوئے فرمایا "میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کردہ امانتیں ضائع نہیں ہوتیں"۔(سنن ابن ماجہ ، کتاب الجہاد۔ باب تشییع الغزاۃ و وداعہم) بہت ہی کامل دعا ہے، اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کردہ امانتیں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔

اب ایک روایت ہے جو بہت لمبی ہے اور دعا کے طور پر بہت جامع ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور تعجب ہے کہ آپ کو یہ سب یاد کیسے رہی مگر صحابہ کو آنحضرت ﷺ کی نصیحتیں ازبر کرنے کا بے حد شوق تھا اور جب تک پوری طرح تسلی نہ پاتے تھے کوئی فرضی بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم پر احسان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس لمبی نصیحت کو یاد رکھا اور لفظاً لفظاً ہم تک پہنچایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات جب آنحضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: "اے اللہ! میں تیرے حضور سے رحمت چاہتا ہوں جس کے ذریعہ تو میرے دل کو ہدایت عطا فرمائے اور میرے بکھرے ہوئے معاملہ کو مجتمع کردے اور میری پراگندگی کو جمع کردے (یعنی دور کردے) اور میرے غائبانہ امور کی اصلاح فرمادے اور اس کے ذریعہ میری ذات کو رفع بخش دے۔ (یعنی ذات کو درجات کی بلندی عطا فرمائے) اور میرے عمل کو پاک فرمادے اور اور اس کے ذریعہ مجھے میری ہدایت الہام فرما۔ اور اس کے ذریعہ میری (اپنی ذات سے تعلق رکھنے والی) دوستیوں کو دور فرمادے"۔ جن کا تعلق اللہ کے حوالہ سے نہیں ہے بلکہ صرف اپنی ذات سے ہے یعنی حب فی اللہ ہونی چاہئے۔ اللہ کے حوالہ سے محبت ہونی چاہئے۔ "اور اس کے ذریعہ سے مجھے ہر برائی سے بچالے۔ اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین دے کہ جس کے بعد کوئی کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا فرما کہ جس کے ذریعہ میں دین و دنیا میں تیری عزت حاصل کرنے کا شرف پاسکوں"۔ تیری عزت سے مراد جو تو نے عزت مجھے عطا کی وہ عزت مجھے پسند ہے، غیر اللہ کی عزت مجھے کوئی محبوب نہیں اس کی کوئی بھی قیمت میرے نزدیک نہیں۔ پس مجھے وہ عزت عطا کر جو تیری جناب سے نازل ہو۔ "اور شہداء کی سی مہمان نوازی اور سعادت مندوں جیسی زندگی اور دشمنوں کے خلاف نصرت مانگتا ہوں"۔

"شہداء کی سی مہمان نوازی" اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کی مہمان نوازی اور ان کے رزق دینے کا خود فیصلہ فرمایا ہے۔ سب کو خدا ہی رزق دیتا ہے مگر جن کے متعلق خصوصیت سے فرماتا ہے کہ میں ان کا مہمان نواز ہوں ان کا رزق اللہ ہی بہتر جانتا ہے کس شان اور مرتبہ کا ہوگا۔ تو آنحضورؐ اللہ تعالیٰ سے شہداء جیسی مہمان نوازی مانگتے تھے۔ "اور سعادت مندوں جیسی زندگی اور دشمنوں کے خلاف نصرت مانگتا ہوں"۔ اور حضور اکرم ﷺ سب شہیدوں کے بڑے شہید تھے۔ کوئی شہید کائنات میں ایسا پیدا نہیں ہوا جو آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر مرتبہ میں شہادت کے مقام کو پا چکا ہو مگر پھر بھی عجز کا یہ حال تھا کہ جانتے تھے سب کچھ دعاؤں کی برکت سے ہی ہے۔ پس دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے شہیدوں جیسی مہمان نوازی اور سعادت مندی عطا فرما اور دشمنوں کے خلاف میں تجھ سے نصرت مانگتا ہوں۔

"اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے سامنے بیان کرتا ہوں۔ اگرچہ میری رائے اور میرا عمل کمزور ہے"۔

حیرت انگیز ہے۔ سب آراء سے بڑھ کر قوی رائے آنحضور ﷺ کی ہوا کرتی تھی۔ سب اعمال سے بڑھ کر مضبوط عمل آنحضور ﷺ کا تھا۔ یہ انکساری کی حد ہے، "میری رائے اور میرا عمل کمزور ہے"۔ آپ کی رائے تو اتنی قوی تھی کہ جب مشورہ مانگا کرتے تھے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم محض اس لئے مشورہ مانگتے تھے کہ صحابہ کو تقویت ملے کہ ان سے بھی پوچھا گیا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب فیصلہ کرے تو تو نے فیصلہ کرنا ہے اور جب تو فیصلہ کرے گا تو اللہ پر توکل کر پھر اللہ ضرور تیرے فیصلہ میں برکت ڈالے گا لیکن یہ طاقت آپؐ نے حاصل کہاں سے کی۔ ان دعاؤں ہی کے ذریعہ سے۔

"اگرچہ میری رائے اور میرا عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے امور کا فیصلہ کرنے والے اور اے دلوں کو شفا دینے والے مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔ (میرے اور آگ کے درمیان فاصلہ ڈال دے) جیسے تو نے سمندروں کے درمیان باہم فاصلہ ڈال دیا ہے نیز مجھے ہلاکت خیز پکار سے بچا اور قبروں کے فتنہ سے بچا۔ اے اللہ جس خیر کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی سے وعدہ کیا ہے یا وہ خیر جو تو اپنے بندوں میں سے کسی کو دینے والا ہے میری نظر اس تک پہنچنے سے قاصر رہی ہے اور میری خواہش اس تک نہیں پہنچ سکی اور میرا سوال بھی اس تک نہیں پہنچ سکا میں اس میں تیرے حضور اپنی رغبت کا اظہار کرتا ہوں اور اے رب العالمین! تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے وہ مانگتا ہوں۔ اے حبل شدید اور امر رشید کے مالک رب! میں وعید کے دن تجھ سے امن اور ہمیشہ رہنے والے دن تجھ سے گواہی دینے والے مقربین اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں اور وعدہ وفا کرنے والوں کے ساتھ جنت مانگتا ہوں۔ یقیناً تو بہت رحیم اور محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت دینے والے اور ہدایت پانے والے بنا۔ گمراہ ہونے والے یا گمراہ کرنے والے نہ بنا۔ اپنے دوستوں کے لئے باعث سلامتی اور اپنے دشمنوں کا دشمن بنا۔ تیری محبت کی وجہ سے ہم ان سے محبت کرنے والے ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور تیری خاطر عداوت کی وجہ سے تیرے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والے ہوں"۔

یعنی اس لئے کہ جو دشمن تجھ سے عداوت کرتے ہیں ہم اپنی دشمنی کی وجہ سے نہیں بلکہ تیری دشمنی سے جو وہ کرتے ہیں ان سے دشمنی کرنے والے ہوں۔ "اے میرے خدا میری اس دعا کو قبول کر۔ اس دعا کو قبول کرنا تیرا ہی کام ہے۔ یہ ایک کوشش ہے اور توکل تجھ ہی پہ ہے۔ اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما اور میری قبر میں بھی نور رکھ دے، میرے آگے بھی اور میرے پیچھے بھی اور میرے دائیں بھی اور میرے بائیں بھی نور رکھ دے، میرے اوپر بھی نور رکھ دے اور میرے نیچے بھی، میرے کانوں میں بھی نور رکھ دے اور میری آنکھوں میں بھی، میرے بالوں میں نور عطا فرما اور میری جلد میں بھی نور عطا فرما۔ میرے گوشت میں بھی نور عطا فرما اور میرے خون میں بھی اور میری ہڈیوں میں بھی نور عطا فرما۔ اے اللہ! میرے نور کو عظیم تر کردے اور مجھے نور ہی نور عطا فرما.........

پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا لباس پہن رکھا ہے اور اس (بزرگی) کی وجہ سے بہت معزز ہو گیا ہے۔ پاک ہے وہ جس کے بغیر کسی کو تسبیح زیبا نہیں۔ پاک ہے وہ جو فضل اور نعمتوں کا مالک ہے۔ پاک ہے وہ جو مجد اور بزرگی کا مالک ہے۔ پاک ہے وہ جو صاحب جلال واکرام ہے"۔(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

اب یہ دعا ایسی عظیم الشان دعا ہے کہ اس میں حضور اکرم ﷺ نے کوئی پہلو بھی انسان کی ضرورتوں کا چھوڑا نہیں مگر اس کو شمار کر لیا۔ اور وہ سارے پہلو جو چھوڑے جاسکتے ہیں انسان سے، خیال بھی نہیں جاسکتا ان تک وہ بھی آنحضور ﷺ نے اس میں شامل کر لئے ہیں۔ کیونکہ اللہ بہتر جانتا ہے کسی کی ضرورتیں کیا ہیں، خیال کیا ہے، اس لئے جو دعا میں باتیں محیط نہ ہو سکیں اللہ تعالیٰ ہی سب چیزوں کا احاطہ کرنے والا ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے قیامت تک کے لئے وہ ساری دعائیں ہمارے لئے مانگیں جو ہمارا اوڑھنا بچھونا ہونی چاہئیں۔

پھر آنحضرت ﷺ بھوک سے خدا کی پناہ چاہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: "اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بدترین لازمہ ہے"۔ آج دنیا میں بہت سے ممالک ہیں جو بھوک کا شکار ہیں اور احمدی اپنی توفیق کے مطابق جس حد تک کچھ ہو سکتا ہے کرتے ہیں اور کر رہے ہیں مگر حقیقت یہی ہے کہ ہمارا چارہ کچھ بھی نہیں سوائے دعا کے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا سے بھوک کی لعنت کو دور کردے اور ان لعنتوں کو دور کردے جن کی وجہ سے بھوک کی لعنت غریبوں کو پڑی ہوئی ہے۔ ان کو کوئی حس نہیں صرف حکومت کرنا ان کا کام ہے ان کو اس سے کیا پروا کہ کس طرح بھوک کے تڑپتے اور مرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور آنحضورؐ کی یہ دعا مانگا کریں: "اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بدترین لازمہ ہے اور میں خیانت کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بدترین رازدار ہے۔(سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ)

اب بھوک کے ساتھ خیانت کا کیا تعلق ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر دنیا کے حکمران خیانت نہ کریں تو دنیا کو کبھی بھوک کی سزا نہ ملے۔ لازماً خیانت کے نتیجہ میں دنیا میں غربت اور بھوک پھیلی ہوئی ہے۔ سارے اپنے فرائض میں خیانت کرتے ہیں اور ہزار قسم کی خیانتیں کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں ساری دنیا پر بھوک کی آفت پڑی ہوئی ہے۔ تو یہ راز ہے کہ حضور نے بھوک سے پناہ مانگتے ہوئے ساتھ خیانت کے شر سے پناہ مانگی ہے کیونکہ یہ بدترین رازدار ہے۔ اب خیانت "بدترین رازدار" کس طرح ہوگئی۔ خیانت انسان چھپاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ظاہر نہ ہو اور اندر خیانت جانتی ہے نفس کو اور خائن کو۔ تو یہ ایسا رازدار ہے جو نہایت ہی بدترین رازدار ہے۔ پس دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خیانت جیسے بدترین رازدار سے بچائے۔

ایک روایت مسلم کتاب الذکر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لی گئی ہے اور حضور اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے ابن عمرؓ کے نزدیک یہ دعا بھی تھی کہ: "اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے چھوڑ جانے سے، تیری ناراضگی کے اچانک وارد ہونے سے اور تیری جملہ ناپسندیدگیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں"۔

کئی لوگ ہیں جن پر خدا کی طرف سے بڑی نعمتیں نازل ہوتی ہیں مگر وہ اپنی جہالت کی وجہ سے ان کو زائل کر دیتے ہیں، زائل ہونے دیتے ہیں۔ غلط سودے کرتے ہیں، غلط تجارتوں میں پڑتے

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

ہیں بلکہ ان کو تجارتوں کا سلیقہ ہی کوئی نہیں ہوتا۔ تو وہ نعمت جو خدا کی طرف سے ملتی ہے اسے بالکل زائل کر دیتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں کی جائیداد عطا فرماتا ہے تو وہ آخر پر بھک منگے بن جاتے ہیں، کچھ بھی ان کے پاس باقی نہیں رہتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے تو نعمت دی مگر نعمت وصول کرنے والوں نے قدر نہ کی۔ پس ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا بطور خاص سکھائی تھی کہ "میں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے چھوڑ جانے سے، تیری ناراضگی کے اچانک وارد ہونے سے اور تیری جملہ ناپسندیدگیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں"۔

بعض دفعہ انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ ناراضگی جمع ہو رہی ہے اور بعض دفعہ وہ اچانک پھٹ پڑتی ہے۔ اپنے شر میں پڑے رہتے ہیں اور بیہودگیوں میں مبتلا رہتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ ایک دن یہ سب چیزیں اکٹھی ایک آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ جائیں گی جو اللہ کے حکم سے ہوگا۔ پس اچانک پھٹنے والے عذاب سے بچنے کے لئے بھی آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے۔

ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے مروی ہے۔ نبی ﷺ ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میں آگ کے فتنے اور آگ کے عذاب اور امارت اور غربت کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ کیونکہ امارت کا بھی ایک شر ہے اور غربت کا بھی ایک شر ہے اللہ تعالیٰ دونوں شروں سے جماعت کو ہمیشہ محفوظ رکھے۔

ایک سنن ابی داؤد میں عن شَکَل بن حُمَید روایت ہے۔ شَکَل بن حُمَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کچھ دعا سکھا دیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: "یہ دعا کیا کرو۔ "اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے"۔(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ)

ایک روایت زِیاد بن عِلاقہ کی سنن ترمذی میں مروی ہے۔ زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ میں ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت درج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے پناہ طلب کرو فقر سے، قلت سے، ذلت سے اور اس سے کہ تو ظلم کرے یا تجھ پر ظلم کیا جاوے"۔(سنن ابن ماجه كتاب الدعا ۔ باب ما تعوذ منه رسول الله ﷺ)

ایک روایت ابن ماجہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات آنحضور ﷺ کو اپنے بستر پر موجود نہ پایا۔ میں نے آپ کو ٹٹولنا شروع کیا تو میرا ہاتھ آپؐ کے پاؤں کے تلووں سے جا ٹکرایا۔ اب یہ بات سوچ لینی چاہئے کہ یہ زمین کا بستر تھا چارپائی نہیں بچھی ہوئی تھی۔ زمین کے بستر پہ آپؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں تو جو ٹٹولا تو ہاتھ آپ کے تلووں سے لگا۔ آپ سجدہ میں تھے، آپ کے پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: "اے اللہ میں تیری ناراضگی کی بجائے تیری رضا کا طالب ہوں، تیری گرفت کی بجائے تیرے درگزر کا طالب ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی ثنا خود بیان کی ہے"۔(سنن ابن ماجه كتاب الدعا ۔ باب ما تعوذ منه رسول الله ﷺ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ترمذی کتاب الدعوات میں درج ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے رات کو آپ کی دعا سنی تھی اور اس میں سے جس قدر مجھ تک پہنچ سکی وہ یہ تھی کہ آپ کہہ رہے تھے: "اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرا گھر میرے لئے وسیع فرما دے اور جو کچھ تو نے مجھے رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما"۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو کیا ان کلمات نے کوئی بات پیچھے چھوڑ دی ہے جو تو مجھ سے کچھ اور سننا چاہتا ہے۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201　FAX: 04504-202

اب یہ بھی دیکھیں چھوٹی مگر بہت ہی جامع مانع دعا ہے۔ "میرے گناہ مجھے بخش دے، میرا گھر میرے لئے وسیع فرما دے اور جو کچھ تو نے مجھے رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما"۔ گھر وسیع فرما دے سے مراد صرف اپنا ذاتی گھر نہیں ہے بلکہ وَسِّعْ مَكَانَكَ کا الہام جس طرح ظاہر کرتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ گھر وسیع کیا گیا۔ غور کریں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑے کنبہ کی پرورش کرنے والا پایا۔ عائل تھے اور اس کنبے کی نگہداشت آپ کے سپرد تھی اور ساری دنیا کے بنی نوع انسان۔ تو آپ کا مکان وسیع کر دیا اور اتنی وسعت عطا فرمائی کہ تمام دنیا پر محیط ہو گیا۔ یہ تو دعا سننے والے کو پوری سمجھ نہ آسکی کہ یہ کتنی عظیم الشان دعا ہے۔ اس نے جب پوچھا کہ یا رسول اللہ کچھ اور، تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کچھ رہ گیا ہے باقی۔ ساری کائنات، سارا عالم تو اس کے احاطہ میں آچکا ہے کیا باقی رہ جاتا ہے۔ اور جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔

کوئی پہلو دعا کا باقی نہیں چھوڑا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے۔ شیطان اور موذی جانوروں سے پناہ کی دعا بھی سکھائی۔

بخاری كتاب احاديث الانبياء باب يزفون النسلان فی المشی میں یہ روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حسن اور حسین کو تعوذ سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے جدّامجد ابرہیم ؑ اسمٰعیل اور اسحٰق کے لئے یہ تعوذ پڑھا کرتے تھے۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ یعنی میں اللہ کے ہر لحاظ سے مکمل کلمات کے ذریعہ ہر شیطان، ہر موذی کیڑے مکوڑے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

پھر مسند احمد بن حنبل میں آنحضور ﷺ کی یہ روایت ہے مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کس کی روایت ہے صرف اتنا لکھا ہوا ہے قَالَ النَّبِی ﷺ مگر بہر حال یہ مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ کی دعا یہ ہے کہ: "اے اللہ! تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے ایک لحہ کے لئے پلک جھپکنے کی مدت کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کر"۔ تو گویا مصیبتیں ساری اپنے نفس سے ہی عائد ہوتی ہیں۔ بعض مصیبتیں اچانک حادثات سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں مگر اصل جو مصیبت ہے وہ ہے جو اپنے نفس کے شر سے ہو اس کا پھر کوئی علاج نہیں ہوا کرتا۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ دعا کرو کہ پلک جھپکنے کی مدت کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد مجھے نہ کر۔ "اور میرے ہر معاملہ کی اصلاح فرما دے"۔ اس میں جو بیرونی مصیبتیں ہیں اس کا بھی حل آگیا ہر معاملہ کی اصلاح فرما دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔(مسند احمد بن حنبل ۔ مسند البصريين)

ان دعاؤں کی قبولیت کا راز کلمہ توحید ہی میں ہے۔ اگر یہ توکل رہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو پھر سب دعائیں مقبول ہو سکتی ہیں۔ اگر توکل دوسروں پر ہو اور دعائیں خدا سے مانگی جائیں تو یہ محض اپنے نفس سے دھوکہ کرنا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو تین اقتباس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں ہی کے متعلق مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر بعد میں چلے گا اس وقت رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے متعلق دو تین اقتباسات آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

"جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِي اِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ یا اللہ! مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر"۔(ملفوظات جلد چہارم ۔ جدید ایڈیشن صفحہ ۵۱۹)

پھر ملفوظات میں یہ روایت ہے کہ "مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ مَیں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیتِ دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھنچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آج کل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۰)

پھر آخری اقتباس الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۴ء سے لیا گیا ہے "قرآن شریف کے تیس سیپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا" انشاءاللہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے زیراہتمام

پانچ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد

(رپورٹ:مرزا فرحان معین - مہتمم اطفال بلجیم)

بلجیم میں سکول کی چھٹیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے تحت احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام برسلز میں ۱۴ تا ۱۸/اپریل تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔اس پانچ روزہ کلاس میں سکولز میں پڑھنے والے اطفال وخدام شامل ہوئے۔

پروگرام کے مطابق ۱۴/اپریل بروز جمعہ لوکل نماز جمعہ اور ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے بعد اس کلاس کا باقاعدہ افتتاح محترم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم کی صدارت میں ہوا۔اس کلاس میں نماز سادہ و باترجمہ اور قرآن کریم کے صحیح تلفظ کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ معیار کے مطابق بچوں کو دو یا تین تین گروپس میں تقسیم کیا جاتا رہا۔اور ہر گروپ کو ایک ایک استاذ ان کے معیار کے مطابق پڑھاتا، سبق بار بار دہراتا اور پھر سب سے سبق سنتا۔ یوں وہ چھوٹے بچے جنہیں نماز سادہ مکمل یاد نہ تھی انہیں نماز سادہ یاد کرانے کی کوشش کی گئی اور جنہیں تمام نماز باترجمہ یاد نہ تھی انہیں ترجمہ یاد کروایا گیا۔ بعض کو دعاء قنوت بھی مکمل باترجمہ یاد کروائی گئی۔ اور قرآن کریم کی صحت تلفظ کی مشق کے علاوہ بڑے بچوں کو سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات بھی یاد کروائی گئیں۔ چھوٹے بچوں نے بھی کچھ نہ کچھ آیات یاد کیں۔ اس کے علاوہ بچوں کے علم میں اضافہ اور تربیتی نقطہ نظر سے سات لیکچرز بھی دئے گئے جو درج ذیل موضوعات پر تھے۔سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ضرورت امام، امام مہدی و مسیح موعودؑ کی آمد، وفات مسیحؑ، ختم نبوت اور یورپین معاشرہ کی اچھائیاں و برائیاں۔ لیکچرز کے علاوہ چلڈرن کارنر کے نام سے ایک پروگرام بھی رکھا گیا۔

روزانہ کا پروگرام نماز فجر سے شروع ہوتا اور درس کے بعد مسجد میں ہی سب تلاوت قرآن کریم کرتے۔ ناشتہ کے بعد ۹ بجے کلاس شروع ہوتی۔ تمام نمازیں باجماعت ادا کی جاتیں۔ ہر روز شام کو کھیل کا وقفہ ہوتا جس میں فٹ بال اور کرکٹ کھیلا جاتا۔ آخری دن نماز مغرب و عشاء کے بعد سوال وجواب کی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔

آخری دن بچوں کو پکنک منانے کے لئے برسلز سے تقریباً ۲۰ کلومیٹر دور ایک جگہ Hofstad کے ایک بڑے تفریحی پارک میں لے جایا گیا۔اس کلاس میں کل ۳۷ طلباء شامل ہوئے۔

تربیتی اجتماع مابیرا زون (کینیا)

(رپورٹ:خواجہ مظفر احمد)

کینیا (مشرقی افریقہ) میں مابیرا (Mabera) کے علاقہ میں ۲۶/اور ۲۷/فروری کو ایک تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا۔یہ علاقہ Kurea Land بھی کہلاتا ہے۔احمدیت کے اس علاقہ میں آنے سے قبل یہاں مکمل طور پر عیسائیت کا دور دورہ تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے ایک مشن ہاؤس اور دو احمدیہ مساجد مکمل ہو چکی ہیں۔اور تیسری مسجد کے لئے پلاٹ کی کوشش ہو رہی ہے۔ دس سے زائد جماعتیں اس علاقہ میں قائم ہو چکی ہیں۔

ان کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں یہ اجتماع منعقد کیا گیا۔اس اجتماع میں آٹھ جماعتوں میں سے افراد شامل ہوئے۔دوسرے روز خدا کے فضل سے آخری حاضری تین صد افراد تھی۔

ایک مجلس سوال وجواب بھی منعقد کی گئی جو مغرب کے بعد شروع ہوئی اور رات دس بجے تک جاری رہی۔اس مجلس میں بعض عیسائی افراد کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔الحمد للہ کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ قیام وطعام وغیرہ سے متعلق تمام انتظامات مقامی افراد نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔

☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

مکرم مولانا حسن بصری صاحب مبلغ سلسلہ کمبوڈیا،Mr.Chea Savoelin
وزیر مذہبی امور حکومت کمبوڈیا کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کا نسخہ پیش کر رہے ہیں

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

بلجیم میں نومبایعین کی ایک روزہ تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲/اپریل بروز اتوار احمدیہ مشن بیت السلام برسلز میں نومبایعین کی ایک روزہ تربیتی کلاس منعقد کی گئی جس میں بعض زیر تبلیغ افراد سمیت گیارہ دوست شامل ہوئے۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے ایک عیسائی دوست کے سوا سب کو چونکہ سادہ نماز آتی تھی اس لئے انہیں اسلام اور احمدیت کے بارہ میں معلومات دی گئیں اور پروگرام کے مطابق دو لیکچرز اور ایک سوال وجواب کا پروگرام رکھا گیا۔

پہلا لیکچر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ نے دیا جس میں انہوں نے اسلامی تعلیمات کے ماخذ، مسلمانوں کے افتراق کی وجوہات اور جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر کے بارہ میں تفصیلی باتیں بتائیں۔یہ لیکچر انگریزی اور فرانسیسی میں تھا۔

دوسرے لیکچر میں محترم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے انگریزی میں نظام جماعت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔اس کا فرنچ ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کیا گیا۔اس کے بعد سوال وجواب کا پروگرام بھی ہوا۔ کلاس میں شامل ہونے والے ایک دوست کو بیعت کی توفیق بھی ملی الحمد للہ۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ کلاس نومبایعین کے لئے مفید بنائے اور انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔پورٹ:

این اے شمیم۔سیکرٹری تبلیغ بلجیم)

COLOUR

COLOURSAT

PRIME TV - Now available in Europe with direct delivery service

Call now SA*TV*CARD on free phone number + 800 2222 1000 or e-mail info@satvcard.com and receive within 48 hours your digital satellite system installed at home.

Package 1
Complete package including:
- 60 cm dish + cable + connectors
- Strong Common interface receiver
- Conax CA-Module
- Smart Card including 1 year Prime TV subscription

Only 590 EURO

Package 2
Complete package including:
- Conax CA-Module
- Smart Card including 1 year Prime TV subscription

Only 235 EURO

Prices for large quantity available on request!
Introduction offer: Valid until June 1st 2000.

ColourSat Support Centre, P.O. Box 6914, St. Olavs plass, 0130 Oslo, Norway. Fax: + 47 22 77 83 75.
E-mail: coloursat.support@telenor.com www.coloursat.com

Prime

Telenor

ختم نبوت کی حقیقت کے بارے میں
شیعوں کے مسلّمہ اقوال

تحریر: مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (مرحوم)

شیعہ احباب آنحضرت ﷺ کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین ماننے کے لئے مجبور ہیں کیونکہ تفسیر صافی میں ایک حدیث نبوی یوں وارد ہے:

"فی المناقب عن النبی صلی الله علیه وعلیٰ آله وسلم قَالَ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَنْتَ يا عَلِيّ خَاتَمُ الْاَوْلِيَآء"۔

(تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آنحضرت ﷺ نے خاتم الاولیاء ان معنوں میں قرار نہیں دیا کہ آپؓ کے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا بلکہ ان معنوں میں قرار دیا ہے کہ ان کی تاثیر قدسیہ اور افاضہ روحانیہ سے ان کے متبع کو مقام ولایت مل سکتا ہے۔ یہی خاتم کے بلحاظِ لغت عربی حقیقی معنی ہیں۔

پس جب خاتم الاولیاء کے یہ معنے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی سے مقام ولایت مل سکتا ہے تو ہمیں خاتم الانبیاء کے بھی یہی معنی کرنے پڑیں گے کہ آپ کی پیروی اور افاضہ روحانیہ اور تاثیر قدسیہ سے آپ کے کامل امتی کو مقام نبوت مل سکتا ہے۔

شیعوں کی لغت مجمع البحرین میں لکھا ہے:

"مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّين يَجُوزُ فَتْحُ التَّاءِ وَ كَسرُهَا فَالْفَتْحُ بِمَعْنَى الزِّينَةِ مَاخُوذٌ مِنَ الْخَاتَمِ الَّذِیْ هُوَ زِينَةٌ لِلَابِسِهٖ"۔

یعنی خَاتَمَ النَّبِيِّين تاء کی زبر اور زیر دونوں سے ہے۔ خَاتَم کے معنی زینت ہیں جو انگشتری سے ماخوذ ہیں جو پہننے والے کے لئے زینت ہوتی ہے۔

اس لحاظ سے حضرت علیؓ کے خاتم الاولیاء ہونے کے یہ معنے ہوئے کہ آپ اولیاء اللہ کی زینت ہیں اور خاتم الانبیاء کے معنے یہ ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نبیوں کی زینت ہیں۔

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت ﷺ کی شان میں فرماتے ہیں:

"اَلْخَاتِمُ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحُ لِمَا انْغَلَقَ"۔

(نہج البلاغۃ ورق ۱۹)

آنحضرت ﷺ پچھلے انبیاء اور ان کے فیضان کے خاتم ہیں لیکن جو مراتب اور کمالات نبوت اس طرح بند ہوئے وہ اب آپؐ کے واسطہ سے ملا کریں گے۔ کیونکہ آپ ان کے فاتح (کھولنے والے) بھی ہیں۔ گویا آپ کے فیضان سے مقام نبوت آپ کے امتی کو مل سکتا ہے۔

اسی طرح شیعہ اصحاب کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۳۴۵ میں لکھا ہے:

" اِعْلَمْ اَنَّ مَا ذَكَرَهٗ رَحْمَةُ اللّٰهِ مِنْ فَضْلِ نَبِيِّنَا وَاَئِمَّتِنَا صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَكَوْنِ اَئِمَّتِنَا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَفْضَلَ مِنْ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ هُوَ الَّذِیْ لَا يَرْتَابُ فِيْهِ مَنْ تَتَبَّعَ اَخْبَارَهُمْ"۔

یعنی امام رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے نبی ﷺ اور ہمارے ائمہ صلوات اللہ علیہم کی تمام مخلوقات پر فضل و برگزیدگی کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمارے ائمہ علیہم السلام تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ اس بات میں وہ شخص شک نہیں کر سکتا جو ائمہ کے حالات تلاش کرے۔ (یہ ظاہر ہے کہ کوئی غیر نبی تمام نبیوں سے افضل قرار نہیں دیا جا سکتا)

شیعہ اصحاب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے رسول ہونے کا ان الفاظ میں اعلان کریں گے:

"فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِی رَبِّی حُكْمًا وَّجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ"۔

(اکمال الدین صفحہ ۱۸۹)

یعنی اے لوگو! جب میں تم سے ڈرا اور اس پر بھاگ گیا تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم عطا کیا اور مجھے رسولوں میں سے بنادیا۔

پھر اکمال الدین صفحہ ۳۷۵ پر ایک اصولی بیان درج ہے کہ:

"فَالْهُدَاةُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ لَا يَجُوْزُ اِنْقِطَاعُهُمْ مَادَامَ التَّكْلِيْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَازِماً لِلْعِبَادِ"۔

یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کے بندے احکام ماننے کے مکلّف ہیں اس وقت تک انبیاء اور اوصیاء کا انقطاع جائز نہیں۔

پھر صافی شرح اصول کافی میں لکھا ہے:

"عَنْ اَبِی الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَلَايَةُ عَلِيٍّ مَكْتُوبَةٌ فِی جَمِيْعِ صُحُفِ الْاَنْبِيَاءِ وَ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا اِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ وَصِيَّةِ عَلِيٍّ"۔

(صافی شرح اصول کافی جزو سوم حصہ دوم صفحہ ۱۴۲۔ مطبوعہ نولکشور)

یعنی امام ابو الحسن موسیٰ کاظم فرماتے ہیں:

"حضرت علیؓ کی ولایت تمام نبیوں کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ آئندہ کسی کو ہرگز رسول بنا کر نہیں بھیجے گا سوائے اس شخص کے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذریعہ سے نبوت ملے اور وہ حضرت علیؓ کی وصیت کا قائل ہو۔

چنانچہ آیت هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِيْنِ الْحَقِّ کے بارہ میں بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ نَزَلَتْ فِی الْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ یعنی یہ آیت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں لکھا ہے:

"مراد از رسول دریں جا امام مہدیؑ موعود است"۔ یعنی رسول سے مراد اس جگہ (یعنی اس آیت میں) امام مہدی موعود ہے۔

یہ چند حوالہ جات اپنے منطوق پر خود ہی روشن گواہ ہیں۔ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ شیعہ اصحاب کے نزدیک حضرت امام مہدیؑ کا مُرسلین میں سے ہونا ضروری ہے۔ پس ان کے نزدیک آنحضرت ﷺ ان معنوں میں خاتم النبیین نہیں کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو بلکہ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ آپؐ کے واسطہ سے نبوت کا مقام مل سکتا ہے۔

(شان خاتم النبیین مؤلفہ قاضی محمد نذیر صفحہ ۲۳۵۔۲۳۸)

ہارٹلے پول کا پھول

(پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی)

ابھی کل کی بات لگتی ہے کہ ۱۹۹۰ء میں لندن سے برٹش ریل میں سفر کر کے ہارٹلے پول پہنچا تو عزیزم ڈاکٹر حمید احمد خان، سٹیشن پر مجھے لینے کو موجود تھے۔ وہی سرخ و سفید ہنستا مسکراتا معصوم سا چہرہ، پوری خشخشی داڑھی اور سفید۔ خدمت خلق میں، تبلیغ میں، جماعتی کاموں میں اس کی مستعدی دیکھنے کے قابل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے صحت اور توانائی بھی ودیعت کر رکھی تھی اور حمید احمد خان جماعتی کاموں میں اسی حساب سے کوشاں بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بیوی بھی مخلص دے رکھی تھی۔ ساجدہ حمید ہمارے مولوی عبدالمغنی خان صاحب کی نواسی اور بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب کی بیٹی۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تبلیغ میں مصروف رہتے اور اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو سعیٔ مشکور بناتا تھا۔ حیف کہ دونوں ہی نہ رہے۔ کچھ برس پہلے ساجدہ حمید رخصت ہوئیں اب حمید احمد خان کی سناؤنی سن لی۔ اللہ کی مرضی کے آگے ہر ایک کو سر تسلیم خم کرنا ہے۔ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو۔

حمید احمد خان کے پاس ہارٹلے پول جانے کی تقریب یہ تھی کہ میں حمید سے اپنے دل کا چیک اپ کروانا چاہتا تھا۔ جلسہ پر حمید سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے اسے پوچھا آ جاؤں؟ کہنے لگا پوچھنے کی کون سی بات ہے، آپ کا حق ہے۔ میں آپ کا چیک اپ اپنی ہارٹلے پول کی جماعت احمدیہ سے کرواؤں گا۔ اس کا مطلب اس وقت تو مجھے سمجھ نہ آیا مگر ہارٹلے پول پہنچ کر جب ہسپتال میں چیک اپ کے لئے گیا تو پہلے جو خاتون ملی وہ احمدی تھی۔ جس نے ای سی جی کیا وہ احمدی تھی۔ دونوں انگریز تھیں اور ساجدہ حمید کی کوششوں سے احمدیت کی آغوش میں آئی تھیں۔ تب معلوم ہوا کہ حمید احمد خان کی ہارٹلے پول کی ساری جماعت ہی انگریزوں کی جماعت ہے اور یہ بھی اللہ کا کرم تھا کہ اس نے اتنے سارے سفید پرندے جماعت کو دئے تھے۔

چیک اَپ کا فائدہ یہ ہوا کہ حمید نے بتایا کہ دل کو ابھی تک کوئی قابلِ ذکر نقصان نہیں پہنچا ہے مگر آپ جس غریب الوطنی سے دو چار ہوئے ہیں اس کو حوصلہ سے برداشت کریں اور غریب الوطنی کے غم کو دل سے نہ لگا بیٹھیں ورنہ دل کو اچانک نقصان پہنچنے کا بہت خطرہ ہے۔ ایک بات حمید احمد خان نے کہی اور وہ میرے بہت کام آئی کہ اگر ذرا سا بھی سینہ میں درد ہو تو اس کے بڑھنے یا گھٹنے کا انتظار نہ کریں فوراً ایمبولینس بلوائیں اور ہسپتال پہنچیں۔

دو سال بعد ۱۹۹۲ء میں حمید احمد خان کی نصیحت کام آئی۔ سینہ میں یکدم شدید درد اٹھا تو حمید احمد خان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے پھرنے لگا۔ ہم نے ایمبولینس بلائی اور چند منٹوں میں ہی ہسپتال پہنچ گئے۔ ڈاکٹر نے پہلی بات ہی یہ کی کہ حملہ اتنا شدید تھا کہ اگر آپ آنے میں ذرا سی بھی تاخیر کر دیتے تو بہت پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے حمید احمد خان نے خطرہ کو بھانپ لیا تھا مگر ہمیں پریشانی سے بچانے کے لئے لپیٹ کر بات کہی مگر کہہ دی۔ اللہ تعالیٰ اس حاذق کو جو بہت سوں کی زندگیاں بچانے کا سبب بنا ہوگا اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

اب کے جلسہ سالانہ پر حمید سے ذرا سی دیر کو سامنا ہوا۔ بعد کو کسی نے بتایا کہ حمید بے چارا کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہے۔ خیال تھا کہ جلسہ کے بعد عیادت کا فون کریں اور تسلی دیں گے مگر ایسا نہ ہو سکا۔ اور اب تو وہ اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس مہربان، ہمدرد خلائق، ہنس مکھ ڈاکٹر اور اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف رہنے والے مبلغ دوست کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس کے بچوں میں اپنی ماں اور باپ دونوں کے فیضان کو جاری رکھے، آمین۔

دست اجل نے ہارٹلے پول کے چمن کا سب سے خوبصورت پھول اچک لیا۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, Naeem A.Khan -Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 +
020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

انجام بلند ایوانوں کا

(پروفیسر راجا نصراللہ خان - ربوہ)

(دوسری قسط)

بھٹو صاحب کے ”کارنامے“ اور انجام

ذوالفقار علی بھٹو کے متعلق یہ بات عام ہے کہ وہ ذہین ہونے کے باوجود اپنے مفاد اور اقتدار کی خاطر کسی حد تک بھی جانے کے لئے تیار تھے اور جاہ پرستی اور خود پرستی ان کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی۔ اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے جتنے بھی فیصلے کئے وہ سب ان کی سیاسی ضرورت اور کرسی کو مضبوط بنانے اور ایسا سمجھنے کی فکر کے ماتحت تھے۔ ان کے جماعت احمدیہ کو ”دستوری سطح پر غیر مسلم“ قرار دئے جانے کے سراسر غلط اقدام میں بھی یہی جذبہ کارفرما تھا جس کو ڈاکٹر اسرار احمد ”اتنا بڑا کام“ شمار کر رہے ہیں۔ اس بات کے کھوکھلے پن اور صدق و تقویٰ سے عاری ہونے کے متعلق ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ جن عناصر نے ان کے اس ”کارنامے“ پر واہ واہ کی تھی ان کے منہ سے بھٹو صاحب کے عبرتناک اور دردناک انجام پر کوئی ”آہ“ نہیں نکلی۔ بلکہ ان کے خلاف بہت کچھ کہا اور لکھا گیا۔ آیئے چند ٹھوس تحریروں کے کچھ حصوں کا مطالعہ کرتے ہیں:۔

(۱) احسان فراموشی خون میں شامل تھی

معروف صحافی و کالم نویس رفیق ڈوگرا اپنے مخصوص انداز میں تحریر کرتے ہیں:

”ذوالفقار علی بھٹو کا دور پاکستان اور جمہوریت کی ساری تاریخ کا سیاہ ترین دور تھا۔ پاکستان کے وجود، اس کی معیشت، سیاست اور جمہوریت کو جتنا ذوالفقار علی بھٹو نے برباد کیا سارے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور آمر مل کر بھی اتنا نقصان نہ پہنچا سکے ہونگے۔ ضیاء الحق نے مارشل لاء لگا کر گیارہ سال ضائع کر کے ملک اور قوم کے سب سے بڑے مجرم کو تاریخ کی عدالت سے بچا لیا۔ ذوالفقار علی بھٹو اور اس کی نسل پر اس کا یہ اتنا بڑا احسان ہے کہ سارے انقلابی مل کر ضیاء الحق فاؤنڈیشن میں شامل ہو جائیں تو بھی اس کا بدلہ نہیں دے سکتے۔ یہ بھی ضیاء الحق مرحوم ہی کا کارنامہ ہے کہ اس نے ان مجرموں کو محرم بنا دیا لیکن شاید احسان فراموشی ان کے خون میں شامل ہے۔ فیلڈ مارشل ایوب خان ان کے قائد عوام کو گھر سے بلا کر وزارت اور سیاست میں لائے۔ یہ اس کا احسان بھی بھول گئے۔ یحییٰ خان نے ملک میں انتخاب کے ذریعے اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی کو اقتدار سے محروم کیا اور ان کے قائد عوام کو ملک توڑنے اور بقیہ پاکستان پر قبضہ کرنے میں فوجی تعاون کیا۔ یہ اس کے احسانات کا کبھی ذکر نہیں کرتے.......... ذوالفقار علی بھٹو نے ملک توڑ کر صوبہ سرحد اور بلوچستان کی منتخب حکومتیں توڑ کر ارکان اسمبلی کو ایف ایس ایف کی مدد سے ایوان سے اٹھا کر باہر پھنکوا دیا تھا۔ جے اے رحیم جیسے مہا انقلابی کی ناک توڑ کر بلوچستان میں آرمی ایکشن کر دیا تھا۔ اخبارات بند کر کے اخبار نویسوں کو جیلوں میں بند کر دیا تھا“۔

(کالم ”ذید شنید“ مطبوعہ نوائے وقت ۲۴/اگست ۱۹۹۷ء صفحہ ۱۱)

(۲) قوم کی خود اعتمادی اور جرأت پر تبر چلایا

معروف کالم نویس میاں عبدالرشید بھٹو کے متعلق لکھتے ہیں:

یحییٰ کے بعد بھٹو لائے گئے۔ انہوں نے بچے کھچے ملک کا نظم و نسق تباہ کر دیا۔ ہر طرف خوف و دہشت کی فضا قائم کر دی اور زرپرستی اور عیش پرستی کے رجحانات کو ہوا دی۔ صوبہ پرستی کے جذبات ابھارے۔ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے بعد شیخ مجیب کو مسلم سربراہان مملکت کے اجلاس میں بلا کر قوم کے زخموں پر نمک پاشی کی۔ یعنی قوم کی خود اعتمادی اور جرأت ختم کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی“۔

(کالم ’نور بصیرت‘ مطبوعہ نوائے وقت ۱۷/اگست ۱۹۹۷ء)

(۳) ”نوائے وقت“ اور ”نیشن“ کے چیف ایڈیٹر جناب مجید نظامی کا بیان

”جب مشرقی پاکستان آخری سانسیں لے رہا تھا تو ہم نے پوری کوشش کی کہ ادھر کے حالات سے ادھر کے لوگوں کو باخبر رکھا جائے۔ ۱۹۷۰ء کے اجلاس کے بعد جب بھٹو نے ڈھاکہ اجلاس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا تو ہم نے کھل کر اس مؤقف کا اظہار کیا کہ اکثریتی جماعت کو اس کا حق ملنا چاہئے۔ ہم نے بھٹو صاحب کے ”اِدھر ہم اُدھر تم“ کے نعرے کی بھی مخالفت کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ۱۹۷۰ء کے انتخابی نتائج کو تسلیم کر لیا جاتا تو اس قومی سانحے سے بچا جا سکتا تھا“۔

(انٹرویو مطبوعہ ’نوائے وقت‘ ۱۴/اگست ۱۹۹۷ء۔ اشاعت خاص صفحہ ب)

(۴) ڈاکٹر صاحب! اپنا ہی آئینہ دیکھ لیجئے

ڈاکٹر اسرار صاحب کو ہوش دلانے کے لئے انہی کے دو مضامین میں سے دو اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

☆......الف: ”بھٹو نے ۷۳ء میں دستور بنوا کر جو عظیم کارنامہ سرانجام دیا تھا اور اسکے ضمن میں **جس ناتجربہ کاری ، ناعاقبت اندیشی ، آمرانہ اور عاجلانہ اقدامات کا رویہ اختیار کیا اس سے اولاً صنعت و تجارت کا بیڑہ غرق ہوا اور پھر پارلیمانی جمہوریت کا بھی جنازہ نکل گیا** اور جنرل ضیاء الحق نے ”نظام مصطفیٰ تحریک“ کو ہائی جیک کر کے پاکستان کی تاریخ کے طویل ترین مارشل لاء کی بنیاد رکھ دی“۔

(مضمون ”ہمارا اصل مرض۔ زوال اخلاق“ از ڈاکٹر اسرار احمد۔ مطبوعہ نوائے وقت ۶/ستمبر ۱۹۹۹ء)

☆......ب: ”**وہ داخلی طور پر ناکام ترین حکمران تھا**۔ اس نے اگرچہ دستور پر اتفاق رائے حاصل کیا لیکن بعد میں اسے موم کی ناک بنا دیا۔ من مانی ترامیم کے ذریعہ اس کا حلیہ بگاڑ دیا...... اور اس کے لئے حزب اختلاف کے بزرگ اور معزز اراکین کو اسمبلی سے باہر پھینکوا دینے میں بھی اسے کوئی تامل نہ تھا۔ اس نے مزدوروں اور کسانوں میں عزت نفس کا احساس بیدار کیا۔ سیاست کو ڈرائنگ روموں سے نکال کر گلی کوچوں میں لے آیا...... لیکن وہ اسے سنبھال نہ سکا۔ اس نے سٹیم تو پیدا کر دی لیکن بوائلر کو نہ سنبھال سکا۔ نتیجہ یہ کہ مزدور نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ پہلے سیاست ڈرائنگ روم والوں کی لونڈی تھی جن میں بہرحال کچھ وضعداری تھی، کچھ روایات تھیں، اب گلی کوچوں میں غنڈوں کا راج ہو گیا اور سیاست سرعام بے آبرو ہونے لگی“۔ (انٹرویو ’ڈاکٹر اسرار احمد کا نقطہ نظر‘ مطبوعہ نوائے وقت میگزین ”ندائے ملت“ ۱۲/جولائی ۱۹۹۶ء صفحہ ۳)

(۵) بھٹو خاندان بدقسمت ہے

ذوالفقار علی بھٹو کے ایک مداح مضمون نگار قیوم نظامی کو بھی یہ حقیقت بیان کرنا پڑی:

”بھٹو خاندان خوش قسمت بھی ہے اور بدقسمت بھی۔ اس خاندان نے پوری دنیا میں مقبولیت حاصل کی۔ کئی بار اقتدار دیکھا۔ بدقسمتی دیکھئے کہ بھٹو کو پھانسی ہوئی، ایک بیٹا شاہنواز پراسرار طور پر ہلاک ہوا، دوسرا بیٹا مرتضیٰ اس دور میں پولیس کے ہاتھوں قتل ہوا جب اس کی بہن ملک کی وزیراعظم تھیں۔ بھٹو کی بیگم دیار غیر میں المناک زندگی گزار رہی ہیں۔ بھٹو کا ایک داماد طویل عرصے سے جیل میں بند ہے۔ دوسرا داماد صنم بھٹو کو طلاق دے چکا ہے۔ بے نظیر دیار غیر میں ہیں اور پاکستان واپس آنے پر انہیں جیل جانا پڑے گا“۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت ۴/جنوری ۲۰۰۰ء)

(۶) تختہ دار تقدیر میں لکھا تھا

نوائے وقت مورخہ ۵/اپریل ۱۹۹۰ء صفحہ ۸ سے زیر عنوان ”تختۂ دار“ سے عبرتناک روداد:

”قید تنہائی کے ان دنوں میں بھٹو شہید کو مسوڑھوں اور گردوں کی سوجن کی شدید تکلیف شروع ہو گئی تھی۔ ان کا وزن بہت زیادہ کم ہو گیا تھا اور ان کے کپڑے اتنا زیادہ ڈھیلے ہو گئے تھے کہ ان کے جسم پر لٹکتے نظر آتے تھے...... یہ تین اپریل ۱۹۷۹ء کی بات ہے کہ بیگم نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو کو بھٹو کے ساتھ آخری ملاقات کے لئے بلایا گیا تھا...... بیگم نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو کو ایک شیورلیٹ گاڑی میں راولپنڈی پہنچایا گیا۔ معمول کے مطابق ان کی تلاشی لی گئی اور خاردار تار کی بنی ہوئی ایک باڑ میں سے گزار کر جیل کے زنان خانہ تک پہنچایا گیا جہاں جناب بھٹو قید تھے۔ اس ملاقات میں دونوں ماں بیٹی کو بھٹو سے پانچ فٹ دور بیٹھ کر ان سے بات کرنی پڑی۔ اس موقعہ پر ایک ہمدرد افسر نے جناب بھٹو کو بتا دیا تھا کہ بیوی اور بیٹی سے بات کرنے کا ان کے لئے ان کا یہ آخری موقعہ ہے...... رات ڈیڑھ بجے جیل کے افسروں نے وقت کے رہنما کو جگایا اور اطلاع دی کہ انہیں پھانسی دینے کا حکم آ گیا ہے...... پھانسی سے پہلے جب جیل والوں نے ان کے ہاتھوں کو پیچھے کر کے ان پر رسی باندھی تو بھٹو شہید نے اس پر احتجاج کیا اور کہا میری تذلیل مت کرو۔ میں خود چل کر پھانسی کے تختہ تک جانا چاہتا ہوں۔ لیکن افسران نے رسی باندھنے پر ضد کی اور بھٹو نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو یہ رسی زبردستی باندھی گئی اور مار پیٹ کر انہیں سٹریچر پر ڈال دیا گیا۔ کوئی چار سو گز تک سٹریچر پر جانے کے بعد وہ تڑپ کر اٹھے اور سٹریچر سے اتر گئے۔ افسران نے پھر مار پیٹ شروع کی لیکن جناب بھٹو نے کہا وہ خود چل کر پھانسی پر چڑھیں گے اور پھر پھانسی کی سیڑھیاں خود چل کر چڑھے۔ اب جلاد نے ان کے چہرے پر کالی ٹوپی چڑھا دی۔ ان کے پاؤں باندھ دئے گئے۔ اٹنڈنٹ مجسٹریٹ نے آخری بار ان کی شناخت کر کے لکھا کہ ”ہاں یہی ذوالفقار علی بھٹو ہے جس کے چہرے پر کالی ٹوپی ڈالی گئی ہے“۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا کہ پھانسی کا لیور کھینچ دو۔ بھٹو کے آخری لفظ تھے ”ختم کرو یہ قصہ“، ”فنش اِٹ“۔ پھر جلاد نے لیور کھینچ دیا............ اور ۳۵ منٹ کے بعد شہید بھٹو کے بیجان جسم کو پھانسی کے رسّے سے اتار کر سٹریچر پر ڈال دیا گیا“۔

(نوائے وقت مورخہ ۵/اپریل ۱۹۹۰ء صفحہ ۸)

(۷) پھانسی کی کہانی جلّاد تارامسیح کی زبانی

کالم ”اندھیرے سویرے“ مطبوعہ نوائے وقت ۱۲/اپریل ۱۹۹۸ء میں سعادت خیالی، تارا مسیح کا بیان یوں قلمبند کرتے ہیں:

”کسی انسان کو مارنے سے پہلے اپنا آپ مارنے کے لئے میں کھل کر شراب پیتا ہوں۔ یہی عمل میں نے بھٹو صاحب کو پھانسی دینے سے پہلے کئی مرتبہ دہرایا۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے آج بھی اس کا لمحہ لمحہ کسی بچے کے پڑھے ہوئے سبق کی طرح منہ زبانی یاد ہے۔ مجھے پنڈی لے جانے کے بعد یہ نہیں بتایا گیا کہ مجھے کسے پھانسی دینا ہے۔ پھر رات گئے میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر پھانسی گھاٹ لے جایا گیا۔ میں جس کار میں تھا وہ پھانسی کے ٹاور تک گئی۔ وہاں پہنچ کر میری آنکھوں سے پٹی اتار کر مجھے چبوترے پر چڑھا دیا گیا تو میں دیکھ کر فوراً بھٹو صاحب کو پہچان گیا۔ **ان کا چہرہ زرد تھا لیکن وہ پوری طرح چوکس اپنی آنکھیں چاروں طرف گھما گھما کر کسی طرف سے آنے والی غیبی امداد کے منتظر تھے**۔ میں نے ان کے

منہ پر کپڑا رکھ کر پھندا ڈالا تو انہوں نے مجھے پکارا اور کہا تارا مسیح میرے گلے کا پھندا بہت کسا ہوا ہے اسے ڈھیلا کر دو۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کی گرہ کو ڈھیلا کر کے ان کے کان میں کہا "صاحب بہادر مجھے معاف کر دینا"۔ بھٹو مایوسی سے دائیں بائیں دیکھنے لگے **اور پھر آخری وقت انہوں نے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کی بجائے غور سے میری طرف دیکھا اور پھر یہ کہہ کر گردن ڈھیلی چھوڑ دی کہ اپنا کام کرو**۔.........اس وقت بھٹو صاحب اپنے دونوں پاؤں پر پوری ہوش و حواس سے کھڑے چاروں طرف کسی وعدہ کی گئی غیبی امداد کی آمد کے جذبہ سے بے چینی سے پہلو بہ پہلو بدل رہے تھے۔ اس اثنا میں لیور کھینچنے کا اشارہ ہوا اور میرے ہاتھوں کے ایک ہی جھٹکے سے روح ان کے جسم سے پرواز کر گئی۔ اس عرصہ میں انہوں نے نہ تو کوئی فقرہ ادا کیا اور نہ ہی کوئی وصیت کی۔ **وہ پتھرائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ پچاس منٹ تک تختۂ دار پر لٹکتے رہے لیکن ان کی بے چین روح ایسے محسوس ہوتا تھا کہ ابھی بھی کسی مسیحا کی آمد کی منتظر ہے**"۔ (کالم 'اندھیرے سویرے' مطبوعہ نوائے وقت ۱۲/اپریل ۱۹۹۸ء)

(۸) آخر پر جہاندیدہ صحافی م۔ ش (مرحوم) کا حیرت زدہ اور حقیقت پسندانہ جائزہ ملاحظہ فرمائیں:

"بھٹو صاحب بلا نوش تھے اور یہ سب کو معلوم تھا لیکن جب انہوں نے جوش خطابت میں ایک مرتبہ یہ کہہ دیا تھا کہ "تھوڑی سی پی لیتا ہوں"۔ تو سارا پاکستان ان کے خلاف سراپا احتجاج بن گیا۔ انہوں نے اس قسم کی حماقتوں کا ازالہ جمعہ کی چھٹی اور اینٹی احمدیہ قوانین کے نفاذ سے کرنا چاہا لیکن سچی بات یہ ہے کہ تیر کمان سے نکل چکا تھا اور بھٹو جس کے متعلق ایک وقت معلوم ہوتا تھا کہ تاحیات گدی نشین اور برسر اقتدار رہیں گے یکایک ایک ڈانواں ڈول سی کیفیت کا شکار ہو گئے .... **بھٹو نے کہا میری کرسی بہت مضبوط ہے لیکن یہ کرسی تڑاخ سے ٹوٹ گئی**......... میں قسمت کا قائل نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ انسان اپنی قسمت خود بناتا ہے **لیکن بھٹو کے حشر کو دیکھ کر مجھے قسمت اور تقدیر میں یقین سا ہونے لگتا ہے**۔ ایک کھلنڈرا جوان، دولت مند، ذہین و فطین، خوبصورتی اور رعنائی کا پیکر، گٹھا ہوا جسم، آنکھیں پیشانی اور ناک جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوں۔ مارشل لاء کی حکومت میں وزیر بنتا ہے، پھر ایوب خان کی بے اعتنائی سے تنگ آ کر وزارت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے۔ عام انتخابات میں سندھ اور پنجاب میں بڑے بڑے قلعے الٹا کر کامیابی اور نصرت کے جھنڈے لہراتا ہے۔ تخت اقتدار پر متمکن ہوتا ہے لیکن انہی ساتھیوں کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے جو اس کی شروع میں پشت و پناہ تھے۔ کھر سے لڑائی، رامے سے جھگڑا، معراج خالد جیسے شریف الطبع چیف منسٹر کو جگ ہنسائی کا مرکز بنا دیا۔ جاگیرداروں سے لڑنے کی بجائے ان کا آلہ کار بن گیا اور آپ بہ حسرت و یاس تخت اقتدار سے رخصت ہوا۔ جنرل ضیاء الحق جن کو انہوں نے جونیئر موسٹ کمانڈر کے درجے سے اٹھا کر کمانڈر انچیف بنایا تھا اسے گرفتار کر کے اس پر قتل کا مقدمہ قائم کرتے ہیں۔ **احمدیوں کو جنہوں نے ان کی عام انتخابات میں مدد کی تھی غیر مسلم قرار دیتے ہیں اور پھر پھانسی پر لٹک جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ تقدیر کے کرشمے نہیں تو اور کیا ہیں؟**۔ کہاں وہ طنطنہ اور عز و ناز، کہاں پھانسی کی کال کوٹھڑی۔ **اس سے زیادہ عبرتناک اور حسرت ناک انجام اور کیا ہو سکتا ہے؟**"۔

(نوائے وقت میگزین ۲۴/جنوری ۱۹۹۲ء صفحہ ۲۰۵)

کتنا سچا اور برمحل ہے جناب ثاقب زیروی کا یہ شعر۔

آندھی کی طرح جو اٹھے تھے اب گرد کی صورت بیٹھے ہیں
ہے میری نگاہوں میں ثاقب انجام بلند ایوانوں کا

بقیہ: لغویات سے اعراض از صفحہ ۱۳

اس پرانی زبردست عادت پر قادر نہ ہو سکا۔ الحمد للہ حضرت مرزا صاحب کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ آج قریب ایک برس کا عرصہ ہوتا ہے کہ پھر اس کمبخت کو مونہہ نہیں لگایا"۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۵۲)

☆......☆......☆

اگلی نسل محفوظ رہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"حقہ بھی لغویات میں شامل ہے جس کو چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر کوئی شخص خود نہ چھوڑ سکے تو اسے کم از کم یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ اس کی اگلی نسل اس بدی سے محفوظ رہے اور اس کی عمر کے خاتمہ کے ساتھ اس لغو فعل کا بھی اس کے خاندان میں خاتمہ ہو جائے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان)

مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال روایت کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ میرے ماموں مرزا غلام اللہ صاحب سے فرمایا کہ مرزا صاحب دوستوں کو حقہ چھوڑنے کی تلقین کیا کریں۔ ماموں صاحب خود حقہ پیتے تھے۔ انہوں نے حضور سے عرض کیا بہت اچھا حضور۔ گھر آ کر اپنا حقہ جو دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اسے توڑ دیا۔ ممانی جان نے سمجھا کہ آج شاید دھوپ میں پڑا رہا ہے اس لئے یہ فعل ناراضگی کا نتیجہ ہے۔ لیکن جب ماموں نے کسی کو کچھ نہیں کہا تو ممانی صاحبہ نے پوچھا آج حقے پر کیا ناراضگی آ گئی تھی؟ فرمایا مجھے حضرت صاحب نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کرنے کی تلقین کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے اور میں خود حقہ پیتا ہوں۔ اس لئے پہلے اپنے حقے کو توڑا ہے۔ چنانچہ ماموں صاحب نے مرتے دم تک حقے کو ہاتھ نہ لگایا اور دوسروں کو بھی حقہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے۔

(سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۳۴)

پس لغو باتوں سے خود بھی بچنا ضروری ہے اور اپنے دوستوں کو بچانا بھی ضروری ہے مگر اس کے لئے دل کی ہمدردی کی ضرورت ہے۔ ایسا طریق نہ ہو جو خود لغو ہو بلکہ پُر حکمت طریق اختیار کرنا چاہئے۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ گنی بساؤ
از صفحہ نمبر ۱۶

آخری تربیتی اجلاس مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد ایک مقامی معلم مکرم عبداللہ سابو صاحب نے "بدعات" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں غیروں کی طرف سے اٹھائے گئے چند اعتراضات کے جواب دیئے اور پھر جملہ احباب کو مبارکباد پیش کی۔ اس اجلاس اور کھانے کے بعد حاضرین جلسہ کو ویڈیو کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کے بعض خطابات اور جلسوں وغیرہ کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔ اس پروگرام کو نہایت مسرت و دلچسپی سے دیکھا گیا۔

تیسرا دن

مورخہ ۹/اپریل کو جلسے کے تیسرا دن کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد باجماعت سے ہوا اور نماز فجر کے بعد ایک مخلص مقامی معلم مکرم محمد باہ صاحب نے درس قرآن دیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے جلسہ سالانہ کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

اس دعا کے بعد ملک بھر میں کام کرنے والے جملہ مبلغین اور معلمین کی میٹنگ مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں امیر صاحب کے علاوہ دو مبلغین اور ۴۲ معلمین حاضر ہوئے۔

ناشتہ کے بعد ایک فوٹو سیشن ہوا جس میں مختلف جماعتوں کے وفود کے ساتھ گروپ فوٹو بنائے گئے اور اس کے بعد مہمان قافلہ در قافلہ اپنے اپنے علاقوں کی جانب روانہ ہونے شروع ہو گئے۔ ہر قافلہ اجتماعی دعا کے ساتھ روانہ ہوتا تھا۔ اور اس بابرکت روحانی پروگرام میں شرکت کے بعد سبھی چہروں پر عقیدت و مسرت اور خوشیوں کے آثار نمایاں تھے۔ اور یہ واپسی کا سلسلہ بھی گیارہ اپریل سوموار کے دن تک جاری رہا۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ

جلسہ کی تیاری اور کامیاب انعقاد کے سلسلہ میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والوں کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ فریم (Farim) کے جملہ احباب و خواتین بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ مرد حضرات نے جن میں اطفال الاحمدیہ اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل تھے کئی دن مسلسل وقار عملوں کے ذریعہ جلسہ گاہ، کھانا پکانے اور کھلانے کی جگہوں کی تیاری کا کام کیا۔ کھانا پکانے کے لئے لکڑی وغیرہ لائی گئی اور پھر اسی طرح بعد از جلسہ اس کام کو احسن طور پر سمیٹا بھی۔

پانچ چھ روز تک مسلسل تین وقت کا کھانا کثیر تعداد میں مہمانوں کے لئے پکانے کا کام بھی بہت بڑا کام تھا جسے جماعت کی پچاس کے قریب خواتین نے نہایت شوق اور جذبے سے سرانجام دیا۔ ان جملہ کاوشوں میں مکرم ابراہیم ڈفے صاحب صدر جماعت فریم و افسر جلسہ، مکرم کنٹینو مانغ صاحب سیکرٹری مال و نائب افسر جلسہ اور محترمہ فاطمہ ڈفے صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی خدمات قابل قدر ہیں۔

نیز دوران جلسہ دیگر علاقوں سے تشریف لائے ہوئے معلمین اور بعض دیگر احباب نے انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے کام میں ہاتھ بٹایا۔ ان میں مکرم ابوبکر انجائے صاحب، مکرم محمد باہ صاحب، مکرم عبدالرشید اسابو صاحب (معلمین) اور مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب اور مکرم فیض احمد مجوکہ صاحب (مبلغین) شامل ہیں۔ فجزاء ہم اللہ احسن الجزاء.

جلسہ سالانہ کی جملہ اشیاء ضروریہ برائے خورونوش و دیگر ضروریات کی خریداری سے لے کر معزز سرکاری مہمانوں وغیرہ کو بلانے اور ان کی کماحقہ ضیافت کا سارا کام مکرم امیر صاحب گنی بساؤ اور ان کی اہلیہ محترمہ نے طویل محنت اور جدوجہد سے سرانجام دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء.

اس جلسہ کی تفصیلی رپورٹ نیشنل ریڈیو پر پیش کی گئی۔ نیز نیشنل ٹیلی ویژن نے جلسہ کے مختلف حصوں کی تصویری جھلکیوں کے ساتھ تفصیل کے ساتھ نشر کیا۔ اور اہم ملکی اخبارات نے بھی جلسہ کی رپورٹ مع تصاویر شائع کی۔ الحمد للہ

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر کونہ میں جماعت احمدیہ کی جملہ کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے ثمرات حسنہ سے نوازتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

لغویات سے اعراض

شراب اور تمباکو نوشی چھوڑنے کے متعلق قابل تقلید نمونے

(عبدالسمیع خان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ. فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ (المائدہ: ۹۲،۹۱)

ترجمہ: اے ایمان دارو شراب اور جُوا اور بُت اور قرعہ اندازی کے تیر محض ناپاک اور شیطانی کام ہیں اس لئے تم ان میں سے ہر ایک سے بچو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈال دے۔ اور اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ اب تم کیا ان باتوں سے رک سکتے ہو۔

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے صحابہ کی نمائندگی کرتے ہوئے بے ساختہ کہا 'اِنْتَھَیْنَا' یعنی ہم باز آئے۔

(ابوداؤد کتاب الاشربہ باب تحریم الخمر)

اور صحابہؓ نے اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیا۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں ابوطلحہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ مذکورہ بالا آیات نازل ہوئیں اور حضورؐ نے ایک شخص کو منادی کرنے کا حکم دیا۔ ابوطلحہؓ نے سنا تو کہا باہر جاکر دیکھو کیا اعلان ہو رہا ہے۔ میں باہر نکلا اور واپس آکر بتایا تو ابوطلحہؓ نے کہا شراب گرا دو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس حکم الٰہی کی اس طرح فوری طور پر تعمیل کی کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ آیت لیس علی الذین اٰمنوا......الخ)

مومنوں کا ردّ عمل ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

خمر کے وسیع معانی

خمر کا لفظ بہت وسیع المعنٰی ہے۔ اس کا مطلب ہے ہر وہ چیز جو انسانی عقل پر پردہ ڈال دے اور حواس سے بیگانہ کر دے خواہ یہ کیفیت کتنی ہی مختصر اور لحاتی کیوں نہ ہو۔ اس لحاظ سے وہ تمام نشے جو انسانی لذت پرستی نے ایجاد کئے اور جو ذکر الٰہی سے دور کرتے ہیں وہ سب کے سب اسی حکم کے تابع ہونگے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

"کُل مُسْکِرٍ حَرَام"

(بخاری کتاب الادب باب یسّروا ولا تُعسّروا)

ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

پھر فرمایا: "ما اَسکَرَ قَلِیْلاً فَھُوَ حَرَام"

جس چیز کی تھوڑی سی مقدار بھی نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیسی زبردست بات ارشاد فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے"۔

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۲۰۵)

اس زمانہ میں تمباکو اور اس سے تیار کی جانے والی اشیاء کا استعمال مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ براہ راست ان کو منشیات میں شامل کر کے حرام کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا لیکن ان کے نتائج منشیات سے کم نہیں۔ اور ان کے عادی دیگر نشوں کے آسان شکار ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں لغو قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے "وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْن......"۔ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"۔

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۲۰۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کے مزاج کو کون سمجھتا ہے۔ اس لئے آپؑ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ فرمایا:

"تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو آپؐ اس کے استعمال کو منع فرماتے"۔

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۲۰۶)

صحابہ مسیح موعودؑ کے نمونے

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

"مجھے حقہ کی بہت عادت تھی۔ میں قادیان گیا تو ہم دو آدمی تھے۔ ہم مسجد مبارک میں گئے۔ صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا "میں نے آج خواب میں دیکھا کہ مسجد میں دو حقے پڑے ہیں۔ مجھے ہی مخاطب کر کے فرمایا اور حقہ کی مذمت کی۔ میں نے کہا حضور حقہ حرام تو نہیں۔ آپ نے فرمایا اِسْتَفْتِ نَبِیَّكَ۔ اگر حضرت رسول مقبول ﷺ جیسی لطیف طبیعت انسان کی مجلس میں حقہ ہوتا تو آپ اسے پسند فرماتے؟ میں نے عرض کیا 'نہیں'۔ آپ نے فرمایا بس یہی حال حقہ کا ہے۔ حقہ اچھی چیز نہیں"۔

(سیرت شیر علی صفحہ ۳۸۷)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیگر نشہ آور اشیاء اور حقہ وغیرہ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تو آپؑ کے صحابہ اور غلاموں نے ویسا ہی ردعمل دکھایا جیسا صحابہ رسول ﷺ نے حرمت شراب کے واقعہ میں دکھایا تھا۔

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ کے والدین اور دیگر رشتہ دار افیم وغیرہ کے عادی تھے۔ انہیں دیکھ کر مولوی صاحب کو بھی عادت ہو گئی تھی۔ جب قادیان میں آئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: "ہمارے دوستوں کو نشہ آور اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے"۔ تو آپ نے یکدم اس عادت کو ترک کر دیا۔ پہلے تین دن تو ایسی حالت رہی کہ آپ میں اور مردہ میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس کے بعد چالیس دن تک سخت تکلیف اٹھائی اور بہت بیمار ہوگئے۔ ابھی نقاہت باقی تھی کہ مسجد مبارک میں نماز کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے فرمایا آپ آہستہ آہستہ چھوڑتے یکدم ایسا کیوں کیا۔ عرض کیا حضور جب ارادہ کر لیا تو یک دم ہی چھوڑ دی"۔

(اصحاب احمد جلد۵ حصہ سوم صفحہ ۲۹)

☆......☆......☆

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ ۱۸۹۲ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی۔ اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ (اصحاب احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷)

☆......☆......☆

حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

"میں شروع میں حقہ بہت پیا کرتا تھا۔ شیخ حامد علی بھی پیتا تھا۔ کسی دن شیخ حامد علی نے حضرت صاحب سے ذکر کر دیا کہ یہ حقہ بہت پیتا ہے۔ اس کے بعد میں جو صبح کے وقت حضرت صاحب کے پاس گیا اور حضور کے پاؤں دبانے بیٹھا تو آپ نے شیخ حامد علی سے کہا کہ کوئی حقہ اچھی طرح تازہ کر کے لاؤ۔ جب شیخ حامد علی حقہ لایا تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں شرمایا مگر حضرت صاحب نے فرمایا جب تم پیتے ہو تو شرم کی کیا بات ہے۔ پیو کوئی حرج نہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے رُک رُک کر ایک گھونٹ پیا۔ پھر حضور نے فرمایا میاں عبداللہ مجھے اس سے طبعی نفرت ہے۔

میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے بس میں نے اسی وقت حقہ ترک کر دیا اور اس ارشاد کے ساتھ ہی میرے دل میں اس کی نفرت پیدا ہو گئی۔ پھر ایک دفعہ میرے مسوڑھوں میں تکلیف ہوئی تو میں نے حضور سے عرض کیا کہ جب میں حقہ پیتا تھا تو یہ درد ہٹ جاتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ "بیماری کے لئے حقہ پینا معذوری میں داخل ہے اور جائز ہے جب تک معذوری باقی ہے"۔ چنانچہ میں نے تھوڑی دیر تک بطور دوا استعمال کر کے پھر چھوڑ دیا۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۸۵،۸۴)

☆......☆......☆

میاں فیض علی صاحب کپورتھلویؓ بیان فرماتے ہیں کہ اوائل میں میں حقہ پیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ پاخانہ میں بھی حقہ ساتھ لے جایا کرتا تھا۔ تب جاکر پاخانہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت اقدس جالندھر تشریف لائے۔ جماعت کپورتھلہ اور یہ خاکسار بھی حاضر خدمت ہوئے۔ وعظ کے دوران میں حقہ کی برائی آ گئی۔ جس کی حضور نے بہت ہی مذمت کی۔ وعظ کے ختم ہونے کے بعد خاکسار نے عرض کی کہ حضور میں تو زیادہ حقہ پینے کا عادی ہوں مجھ سے وہ نہیں چھوٹ سکے گا۔ ہاں اگر حضور دعا فرمائیں تو امید ہے کہ چھوٹ جائے۔ حضور نے فرمایا آؤ ابھی دعا کریں۔ تو آپؑ نے دعا فرمائی اور اثناء دعا میں حاضرین آمین آمین کہتے رہے۔ حضور نے دیر تک خاکسار کے لئے دعا کی۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حقہ میرے سامنے لایا گیا ہے۔ میں نے چاہا کہ ذرا حقہ پیوں۔ جب میں حقہ کو منہ لگانے لگا تو حقہ کی نلی ایک سیاہ پھنیر سانپ بن گئی اور یہ سانپ میرے سامنے اپنے پھن کو لہرانے لگا۔ میرے دل میں اس کی سخت دہشت طاری ہو گئی۔ مگر اسی حالت رؤیا میں میں نے اس کو مار ڈالا۔ اس کے بعد میرے دل میں حقہ کی انتہائی نفرت پیدا ہو گئی اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے حقہ چھوڑ دیا۔

(سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۱۵۷)

☆......☆......☆

بیعت سے منفعتِ بے حساب

حضرت مولوی حسن علی صاحبؓ تو مسیح موعود کی بیعت کی ایک برکت یہ بیان فرماتے ہیں کہ نشوں سے نجات مل گئی۔ آپ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے خطاب کر کے حضرت اقدس کو قبول کرنے کے فوائد یوں بیان کرتے ہیں:

"پوچھو کہ مرزا صاحب سے مل کر کیا نفع ہوا۔ اجی! بے نفع ہوئے کیا میں دیوانہ ہو گیا تھا کہ ناحق بدنامی) کا ٹوکرا سر پر اٹھا لیتا اور مالی حالت کو سخت پریشانی میں ڈال دیتا۔ کیا کہوں، کیا ہوا۔ مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں۔ گناہوں کا اعلانیہ ذکر کرنا اچھا نہیں۔ ایک چھوٹی سی بات سناتا ہوں۔ اس نالائق کو تیس برس سے ایک قابل نفرت یہ بات تھی کہ حقہ پیا کرتا تھا۔ بارہا دوستوں نے سمجھایا۔ خود بھی کئی بار قصد کیا لیکن روحانی قویٰ کمزور ہونے کی وجہ سے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

ٹیلی فون کارڈ

جرمنی سے دنیا بھر میں سستے ٹیلی فون کرنے کے کارڈ ہمارے پاس دستیاب ہیں۔ ۱۰ عدد سے زیادہ بوسٹ کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان ۳۰ مارک کے کارڈ سے ۴۰ منٹ تک بات کریں

مزید معلومات کے لئے

مسعود احمد

Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057

Mobile: 0171 9073453

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ رسائل اس پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم سیٹھ خیرالدین صاحب

محترم سیٹھ خیرالدین صاحب دنیانگر ضلع گورداسپور سے تعلق رکھتے تھے۔ جب طاعون پھیلی تو آپ کی والدہ بھی اس کا شکار ہوگئیں اور اُن کے اصرار پر آپ کو اس حالت میں گھر چھوڑنا پڑا کہ وہ دم توڑ رہی تھیں۔ پھر آپ مختلف مقامات پر ملازمت کرتے ہوئے ایک سرکس کمپنی میں بطور کیشیئر ملازم ہوگئے۔ یہ کمپنی ڈیرے ڈالتی ہوئی جب لکھنؤ پہنچی تو آپ کو یہاں کا ماحول اتنا پسند آیا کہ یہیں کہ ہوگئے۔ پہلے ایک مکان اور دکان کرایہ پر حاصل کئے اور پھر اپنا مکان اور دوکان تعمیر کرکے "پنجاب سائیکل ورکس" کے نام سے سائیکلوں کی درآمد کا کاروبار شروع کردیا۔ پھر سائیکلوں کی مرمت کا کارخانہ بھی کھول لیا جہاں بڑی تعداد میں کاریگر ہمہ وقت کام میں مشغول رہتے۔ اسی دوران آپ کی ملاقات لکھنؤ کے احمدی محترم مرزا کبیرالدین صاحب سے ہوگئی جن کی نیک خصلتی دیکھ کر آپ نے بھی احمدیت قبول کرلی۔ آپ کے چار بیٹے اور نو بیٹیاں ہوئیں جن میں سے بڑے بیٹے ڈاکٹر منصور احمد سابق پروفیسر ریاضی، علی گڑھ یونیورسٹی ہیں۔ ایک بیٹے داؤد احمد صاحب وفات پاچکے ہیں جو سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ اُن کا ذریعہ معاش ایک ٹیلرنگ شاپ تھی جس میں کئی کارکن ملازم تھے۔ وہ اپنے کارکنوں کو صبح کام سمجھاکر خود دعوت الی اللہ کے لئے لکھنؤ کے مختلف محلّوں میں نکل جاتے اور دن بھر اسی فریضہ میں مصروف رہتے۔ اردو اور انگریزی میں تقریر کرنے کی صلاحیت بھی انہیں حاصل تھی۔

محترم سیٹھ خیرالدین صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶؍اگست ۹۹ء میں بیان کرتے ہیں کہ سیٹھ صاحب کے گھر میں ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جو بیک وقت مسجد اور مہمان خانہ کا کام دیتا تھا۔ سیٹھ صاحب اپنے مہمانوں کی خاطر مدارات میں کوئی کسر اٹھانہ رکھتے۔ قادیان سے آنے والے مربیان بھی یہیں قیام کرتے تھے۔

محترم سیٹھ صاحب لکھنؤ کے تھیوسوفیکل ہال میں ہر سال جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرواتے اور مرکز سے علماء کو بلوایا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک جلسہ میں تلاوت کے بعد شوکت تھانوی مرحوم نے ایک نظم پڑھی تھی جس کا ایک شعر تھا:

ہم نے یہ مانا کہ ہیں یہ راہ سے کھوئے ہوئے
ہم سے پھر اچھے ہیں کیونکہ ہم تو ہیں سوئے ہوئے

تشحیذالاذہان کا سفر

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ جولائی ۱۹۹۹ء میں مکرم انیس احمد ندیم صاحب نے اپنے مضمون میں رسالہ کا تاریخی سفر بیان کیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے ۱۹۰۶ء میں سترہ سال کی عمر میں ایک انجمن کی بنیاد رکھی جس کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے تشحیذالاذہان تجویز فرمایا۔ یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی ادارت میں انجمن کے ترجمان کے طور پر ایک سہ ماہی رسالہ کا اجراء ہوا جس کا نام بھی حضور اقدسؑ نے "تشحیذالاذہان" تجویز فرمایا۔ پہلے شمارہ میں شامل اشاعت مدیر کے مضمون میں رسالہ کا تعارف اور انجمن کی غرض و غایت شائع ہوئی یعنی احمدی نوجوان تحریر و تقریر اور علوم دینیہ میں مہارت حاصل کرسکیں۔

۱۹۰۷ء میں رسالہ ماہوار کردیا گیا۔ ۱۹۱۴ء میں اس کے مدیر حضرت قاضی ظہورالدین اکمل صاحبؓ مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں یہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" میں مدغم کردیا گیا۔

اس کے دور جدید کا آغاز حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کے ذریعہ ہوا جنہوں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس رسالہ کے دوبارہ اجراء کی اجازت چاہی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اسے پسند فرمایا اور یوں جون ۵۷ء سے حضرت مولوی صاحب کی ادارت میں رسالہ جاری ہوگیا۔ حضورؓ نے دعا کی "اللہ تعالیٰ اس پرانے رسالے کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شروع ہوا تھا پھر زندگی شروع کرنے کی توفیق دے۔"

دسمبر ۵۷ء میں "تشحیذالاذہان" کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد کردیا گای اور شعبہ اطفال کے تحت یہ نکلنا شروع ہوا۔ مارچ ۵۸ میں مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اس کے مدیر مقرر ہوئے۔ پھر فروری ٦٦ء میں مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب، دسمبر ٦٦ء میں مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب، دسمبر ٦٨ء میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، اکتوبر ۷۰ء میں مکرم محمد شفیق قیصر صاحب، دسمبر ۷۳ء میں مکرم محمد اسلم قریشی صاحب، نومبر ۷۴ء میں مکرم لئیق احمد طاہر صاحب، جون ۷٦ء میں مکرم محمد شفیق قیصر صاحب اس کے مدیر بنے۔ آپ رسالہ کے پبلشر بھی تھے۔ اپریل ۷۹ء میں آپ کی وفات کے بعد پانچ ماہ تک رسالہ شائع نہ ہوسکا کیونکہ نئے پبلشر کی منظوری نہ مل سکی۔ پھر مکرم مبارک احمد خالد صاحب کے نام بطور پبلشر ڈیکلریشن بحال ہوا تو اکتوبر ۷۹ء سے مکرم نصیر احمد قمر صاحب رسالہ کے مدیر مقرر ہوئے۔ جون ۸۵ء میں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، جنوری ۸٦ء میں مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب، جنوری ۹۰ء میں مکرم فضیل عیاض احمد صاحب رسالہ کے مدیر رہے۔ نومبر ۹۴ء سے جون ۹۸ء تک مکرم نصیر احمد انجم صاحب مدیراعلیٰ رہے جبکہ اس دوران پہلے مکرم سید صہیب احمد صاحب، نومبر ۹۵ء سے مکرم قمراحمد کوثر صاحب اسکے ایڈیٹر رہے۔ جبکہ جولائی ۹۸ء سے رسالہ کے مدیر مکرم فخرالحق شمس صاحب ہیں۔

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا اگست / ستمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم پروفیسر پرویز پروازی صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

اے ساکنانِ شہر وفا دیکھتے رہو
آتا ہے کس طرف سے خدا دیکھتے رہو
چھوڑا ہے اُس نے آج تک اہلِ وفا کا ہاتھ
کیا آج چھوڑ دے گا خدا؟ دیکھتے رہو
فرعون تھا تو خاک بھی اُس کی نہ مل سکی
فرعون ہے؟ تو ہوگا! ذرا دیکھتے رہو

قادیان سے عورتوں اور بچوں کا انخلاء

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳؍اگست ۹۹ء میں مکرم چودھری محمد صدیق صاحب اپنی یادداشت کے حوالہ سے قادیان سے عورتوں اور بچوں کے انخلاء کی کہانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ستمبر ۴۷ء میں صوبیدار میجر ریٹائرڈ محمد حنیف صاحب ابن محترم مولانا محمد حسین صاحب نے لاہور آکر قادیان جانے کے لئے معلومات حاصل کیں۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی غلط فہمی سے حضرت مصلح موعودؓ کو رپورٹ ہوگئی کہ وہ کنوائے لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ حضورؓ نے راشن اور کچھ نوجوانوں کو قادیان پہنچانے کا پروگرام بنایا اور مضمون نگار کو کنوائے کا انچارج مقرر فرمایا۔ اگلے روز جب اصل حقیقت کا علم ہوا تو حضورؓ نے خداتعالیٰ سے دعا کی اور محمد حنیف صاحب نے کنوائے کے لئے کوشش شروع کردی۔ وہ لاہور ریلوے سٹیشن پہنچے تو وہاں اُن کی یونٹ کے ایک سکھ افسر کی نظر اُن پر پڑی جو کنوائے بھجوایا کرتے تھے۔ اُنہوں نے خود اِن کو آواز دے کر پوچھا کہ تم نے قادیان جانا ہے۔ اور پھر حالات معلوم کرکے تیس لاریوں پر مشتمل کنوائے کا کمانڈر اِنہیں مقرر کردیا۔ اس کنوائے کے ذریعہ ہندوؤں اور سکھوں کو امرتسر پہنچانا تھا اور واپسی پر قادیان سے محصورین کو لے کر آنا تھا۔ چنانچہ یہ قافلہ پروگرام کے مطابق روانہ ہوکر قادیان پہنچا اور وہاں حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو رپورٹ کی۔ ساری رات اور اگلی صبح بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ تب حضورؓ کی ہدایت کے مطابق کنوائے تیار کیا گیا جس میں ضعیف اور کمزور مردوں اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے لئے ترجیح تھی۔ بارش کی وجہ سے راستہ بہت خراب تھا۔ ابھی تتلہ تک پہنچے تھے کہ ایک گاڑی بند ہوگئی جو کسی طرح سٹارٹ نہ ہوئی۔ اس اثناء میں پتہ چلا کہ اس گاڑی میں سلسلہ کے ایک معاند مولوی محمد یعقوب آف بھامبڑی بھی موجود تھے جو کسی طریقہ سے اس میں سوار ہونے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ انہیں نیچے اتارا گیا تو گاڑی سٹارٹ ہوگئی۔ اُس کی منت سماجت پر اُسے دوسری گاڑی میں بٹھادیا گیا اور قافلہ بٹالہ پہنچ گیا۔ وہاں یہ افواہ ملی کہ ہندوؤں نے پینے کے پانی میں زہر ملادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سامان بنادیا کہ محمد حنیف صاحب نے دوسری یونٹ کے افسر سے پانی کا ٹینکر حاصل کیا۔ رات کو ایک عورت کو زچگی کی تکلیف شروع ہوگئی تو محمد حنیف صاحب نے اپنی اہلیہ کو اُس کے پاس پہنچایا اور سارا مرحلہ بخیریت مکمل ہوگیا۔ اگلے روز جب ہم واہگہ بارڈر پر پہنچے تو وہاں کئی قافلے سرحد پار کرنے کی اجازت ملنے کے منتظر تھے۔ افسر کا ایک ہی جواب تھا کہ پہلے وہ جائیں گے پھر ہمارے قافلے کی باری آئے گی۔ اسی اثناء میں حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب کے صاحبزادے عبداللطیف صاحب بھی وہاں آگئے جو ہمارے قافلہ کے ساتھ اپنی پرائیویٹ گاڑی میں قادیان سے چلے تھے۔ افسر نے انہیں پہچان لیا اور حضرت ڈپٹی صاحب کے احسانات کا ذکر کرکے فوری طور پر ہمارے کنوائے کو گزرنے کی اجازت دیدی اور ہم عصر کے قریب جودھامل بلڈنگ پہنچ گئے اور حضورؓ کی خدمت میں اطلاع دیدی۔

اعزازات

☆ مکرمہ عصمت ناصر صاحبہ نے M.Sc (ریاضی) میں پشاور یونیورسٹی میں اول آئی ہیں۔

☆ مکرمہ منزہ حنا صاحبہ نے میٹرک کے امتحان میں ضلع منڈی بہاؤالدین میں سائنس گروپ (گرلز) میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرم محمد عارف صاحب نے کراچی یونیورسٹی سے M.Sc (جینیٹکس) میں اوّل پوزیشن حاصل کرکے گورنر سندھ سے گولڈ میڈل حاصل کیا۔

☆ مکرمہ فریدہ بانو ارشد صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔بی۔اے کے پروگرام میں اوّل پوزیشن حاصل کرکے تین گولڈ میڈل، ۹؍میرٹ سرٹیفکیٹ اور بہترین طالبعلم کی شیلڈ حاصل کی۔

☆ مکرم منور لقمان صاحب نے چالیسویں نیشنل سوئمنگ چیمپئن شپ میں واپڈا کی نمائندگی کرتے ہوئے چاندی کے تین اور کانسی کے بھی تین تمغے حاصل کئے۔ نیز انہوں نے کھٹمنڈو (نیپال) میں ہونے والی آٹھویں سیف گیمز میں ۱۵۰۰ میٹر تیراکی میں پاکستان کی طرف سے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔

دنیا کے مختلف ممالک کے امراء کرام / مبلغین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک کے قومی سطح پر یا بین الاقوامی سطح پر اعزازات پانے والے احمدیوں کے متعلق مستند معلومات مہیا فرمائیں تو انہیں بھی الفضل ڈائجسٹ کے اس کالم میں شامل کیا جاسکتا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

019/06/2000 – 25/06/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 19th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.75, Final Pt With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.356®
02.10	Interview: of Dr. Fahmida Sahiba Presentation of MTA Pakistan ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.328® Rec: 28.11.97
04.15	Learning Chinese: Lesson No.171 ®
04.55	Mulaqat With Nasirat and Young Lajna ® Rec:12.03.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.32
07.05	Dars ul Quran No. 11 Rec:03.02.96
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.356
09.50	Urdu Class: Lesson No.328 Rec.28.11.97 ®
11.10	Indonesian Service: F/S Rec: 07.04.00 with Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Norwegian: Lesson No.69
13.05	Rencontre Avec Les Francophones(New) Rec: 13/03/00
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.130 Rec.11.12.95
16.15	Children's Corner: Lesson No.76, Part I
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Hadith
18.15	Urdu Class: Lesson No. 329 Rec:30.11.97
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.357
20.30	Turkish Programme: No.6
21.00	Rencontre Avec Les Francophones Rec.13.03.00 ®
22.00	Islamic Teachings: Programme No.5/Part 2
22.20	Homeopathy Class: Lesson No.130®
23.30	Learning Norwegian: Lesson No.69 ®

Tuesday 20th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Lesson No.76, Part I
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.357
02.10	Documentary ' Sakardo'
02.45	MTA Sports: Badminton Final Produced by MTA Pakistan
03.10	Urdu Class: Lesson No.329®
04.30	Learning Norwegian: Lesson No.69 ®
05.00	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.76, Part I ®
07.15	Pushto Programme: F/S Rec.02.04.99 With Pushto Translation
08.00	Islamic Teachings: Programme No.5 ®
08.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.357®
09.40	Urdu Class: Lesson No.329 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.10
12.55	Bengali Mulaqat: Rec: 13/06/00 (New) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.101
16.05	Le Francais C'est Facile: Lesson No.10 ®
16.30	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.46
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.20	Urdu Class: Lesson No.330 Rec:31.12.97
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No 358
20.40	MTA Norway: 'Contemporary Issues'
21.05	Bengali Mulaqat ® Rec: 13.06.00
22.05	Hamari Kaenat : Part 50 Produced by MTA Pakistan
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.101 ®
23.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.10 ®

Wednesday 21st June 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.358 ®
02.10	Bengali Mulaqat ® Rec: 13.06.00
03.10	Urdu Class: Lesson No.330®
04.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.10 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.101 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Yassernal Quran ® Lesson No.46
07.05	Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
07.50	Hamari Kaenat: No.50®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.358 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.330 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No.10
13.05	Atfal Mulaqat(New): Rec.14.06.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.102
16.10	Urdu Asbaaq: Lesson No.10 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.331
19.20	Liqaa Ma'al Arab: Session No.359
20.25	French Programme: Q/A With Hazoor Rec.10.11.96 – Final Part
20.55	Atfal Mulaqat: Rec:14.06.00 ®
21.55	Seerat Hadhrat Masih Maud - Final Part
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.102 ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.10 ®

Thursday 22nd June 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.359 ®
02.05	Atfal Mulaqat:Rec: 14.06.00 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.331 ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.10 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.102 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Guldasta ®
07.00	Sindhi Programme: F/S Rec.30.10.98 With Sindhi Translation
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.359
09.55	Urdu Class: Lesson No.331 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic: Lesson No.54 ®
12.55	Liqaa Ma'al Arab (New) Rec.15.06.00
13.55	Bengali Service: F/Sermon Rec: 25.02.94 With Bangali Translation
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.131
16.00	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.47, Produced by MTA Pakistan
16.25	Children's Corner: Prog. Waaf-e-nau
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.332 Rec:06.12.97
19.35	Liqaa Ma'al Arab(new) Rec:15.06.00 ®
20.35	MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00	Tabarukaat: Speech by Maulana Abul-Ata Jalandhari Sahib. J/S 1962 Topic: Blessings of Quran
22.00	Quiz History Of Ahmadiyyat No.44 Hosted by Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.40	Homeopathy Class: Lesson No.131®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.54 ®

Friday 23rd June 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.10	Liqa Ma'al Arab ®
02.15	Tabarukaat: Speech Jalsa Salana 1965 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.325 ®
04.10	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.40	Learning Arabic: Lesson No.54 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.131 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.15	Quiz; History of Ahmadiyyat No.44 ®
07.55	Saraiky Programme: F/S Rec.30.07.99 With Siraiky Translation
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.15.06.00 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.332 ®
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.25	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon LIVE
14.00	Documentary: ' 2nd All Pakistan Industrial Exhibition '
14.25	Majlis -e -Irfan(New): Rec.16.06.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30	Friday Sermon ®
16.30	Children's Corner: Class No.22, Part 2 Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.333 Rec: 10.12.97
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.360
20.40	MTA Belgium: Children's Class, No.38 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.10	Documentary: Trip to '2nd All Pakistan Industrial Exhibition'
21.40	Friday Sermon : Rec.23.06.00 ®
22.55	Majlis -e -Irfan : Rec.16.06.00 ®

Saturday 24th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.22, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.360®
02.15	Friday Sermon: Rec.23.06.00 ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.333 :Rec.10.12.97®
04.20	Computers for Everyone: Part 54
04.55	Majlis-e-Irfan: Rec. 16.06.00 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Class No.22, Part 2 ® Produced by MTA Canada MTA
07.25	Mauritius: Mauritian Progs.
08.20	Documentary: 2nd All Exhibition Industrial Exhibition.
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.360 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.333 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.32
13.05	German Mulaqat(new):Rec.17.06.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Quiz: Khutabat-e-Imam From 18th June 1999 Khutbah
15.40	MTA Variety: Entertainment Programme Produced by MTA Pakistan
16.00	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:24.06.00
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.334 Rec:12/12/97
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.361
20.50	Arabic Programme: Various Items
21.20	Children's Class (New) Rec:24/06/00 ®
22.25	MTA Variety: Entertainment Programme®
22.55	German Mulaqat(New) Rec.17.06.00 ®

Sunday 25th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.50	Quiz Khutabat e Imam
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.361 ®
02.10	Canadian Horizons: Children's Class 42
03.10	Urdu Class: Lesson No.334 ®
04.30	Learning Danish: Lesson No.32 ®
04.55	Children's Class(new) Rec: 17/06/00 ®
06.05	Tilawat, News, Preview
07.05	Quiz Khutbat-e-Imam
07.20	German Mulaqat: Rec: 11/03/00 ®
08.20	MTA Variety:Entertainment programme
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.361 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.334 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.45	Learning Chinese: Lesson No.172 With Usman Chou Sahib
13.15	Mulaqat (new):With Nasirat & Lajna Rec:18.06.00
14.15	Bengali Service: Various Programmes
15.15	Friday Sermon: Rec.24.06.00
16.30	Childrens' Class: No.76, Final Part
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.335
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.362 Rec:03.02.98
21.15	Dars ul Quran: Lesson No.12
22.55	Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ® Rec: 18/06/00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, June 16, 2000 Issue No. 24

جماعت احمدیہ گنی بساؤ کے دوسرے جلسہ سالانہ کا

کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: رشید احمد طیب ـ مبلغ سلسلہ)

ملکی سطح پر جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہر ملک کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں جماعت احمدی گنی بساؤ کے دوسرے جلسہ سالانہ کی رپورٹ بغرض دعا پیش ہے۔

مرکز سے جلسہ کے انعقاد اور مقررہ تاریخوں کی منظوری کے بعد قریباً ایک ماہ قبل سے ہی جلسہ کی تیاری شروع کر دی گئی اور قریباً ایک ہفتہ قبل مکرم حمید اللہ صاحب، امیر جماعت کی زیر صدارت جملہ افراد جماعت احمدیہ فریم (Farim) جو کہ جلسہ کے میزبان تھے کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں جلسہ کی ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔

مورخہ ۷ر اپریل ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ گنی بساؤ کا دوسرا جلسہ سالانہ ملک کی سب سے پہلے قائم ہونے والی جماعت فریم (Farim) شہر میں شروع ہوا۔ فریم شہر ریجن ووئی (Voi) کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور یہاں ہماری سب سے پہلی اور بہت بڑی مسجد تعمیر شدہ ہے۔

جلسہ میں شرکت کے لئے ملک کے طول وعرض سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ دو روز قبل یعنی ۵ر اپریل سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اور جلسہ کے افتتاحی دن نماز جمعہ کے وقت تک اچھی خاصی تعداد جلسہ کے لئے فریم شہر پہنچ چکی تھی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے معاً بعد قریباً اڑھائی بجے دوپہر جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مسجد احمدیہ کا ہال اور وسیع صحن ہی بطور جلسہ گاہ استعمال کیا گیا جسے خوبصورت رنگا رنگ جھنڈیوں اور مختلف بینروں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

جلسہ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے حکومت گنی بساؤ کی نمائندگی میں مکرم شریف جالو صاحب فرسٹ سیکرٹری نیشنل اسمبلی گنی بساؤ، علاقہ ووئی کے گورنر اور دو کمشنر صاحبان، ریجنل پولیس کمشنر اور چار چیف صاحبان، مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے چار ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر ریڈیو گنی بساؤ کی قیادت میں چار رکنی ٹیم۔ ٹیلی ویژن گنی بساؤ کے دو کارکنان، قومی اخبارات کے دو نمائندے اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی مقامی احباب بھی جلسہ کے مختلف پروگراموں میں شامل ہوتے رہے۔

احباب جماعت گنی بساؤ کی حاضری ۱۲۵ جماعتوں سے ۱۲۰۰ افراد رہی۔ نیز جماعت احمدیہ گیمبیا سے مکرم نومنجو تراولے صاحب، نائب امیر گیمبیا کی قیادت میں دس احباب جماعت کا وفد اور مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سینیگال کی قیادت میں گیارہ افراد کا ایک وفد سینیگال کی گیارہ مختلف جماعتوں کی نمائندگی میں جلسہ میں شرکت کے لئے آیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جلسہ کا افتتاحی اجلاس مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عربی قصیدہ اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جملہ حاضرین سے ان کا تعارف کروایا

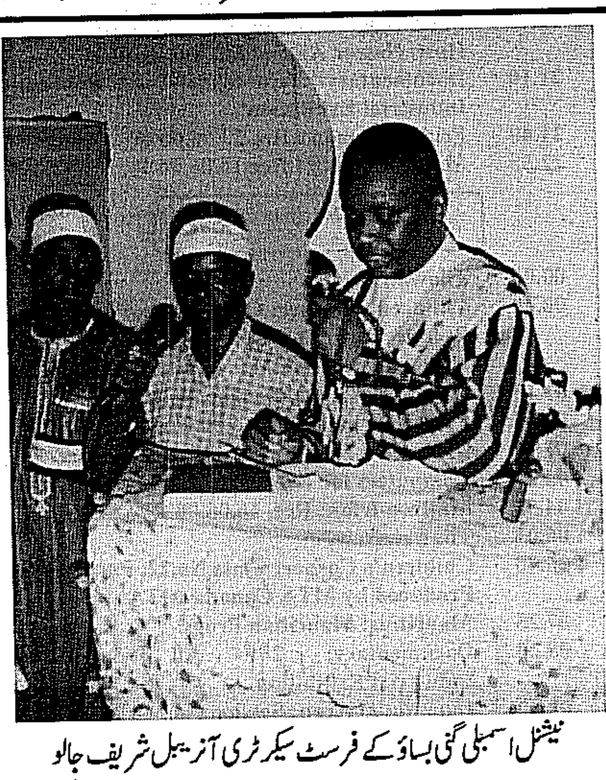

نیشنل اسمبلی گنی بساؤ کے فرسٹ سیکرٹری آنریبل شریف جالو جلسہ سالانہ کے حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں

امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم شریف جالو صاحب، نمائندہ حکومت نے خطاب کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت کی جانب سے خیر سگالی کا پیغام دیا اور ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی اور جملہ افراد جماعت کو مبارک باد پیش کی۔ بعدہ اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اسی روز نماز مغرب و عشاء کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم نومنجو تراولے صاحب نائب امیر گیمبیا نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے سیرۃ النبی ﷺ، مکرم عثمان باہ مبلغ گیمبیا نے "مالی قربانی" اور مکرم تراولے صاحب صدر اجلاس نے، "دور حاضر میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اجلاس کا آخری سیشن مجلس سوال و جواب پر مشتمل تھا۔ یہ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی جس میں مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا جس میں قریباً سو فیصد احباب جماعت نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد ایک مقامی معلم صاحب نے درس قرآن دیا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس ساڑھے نو بجے مکرم عباس کمارا صاحب کمشنر کسین (Casine) سیکٹر و صدر جماعت کسین سیکٹر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

سیرۃ و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام، نماز کی اہمیت، احمدیت کا تعارف، خلافت کی اہمیت و برکات۔ نیز چار مخلص بزرگ احمدی احباب نے "میں احمدی کیوں ہوا" کے موضوع کے تحت ایمان افروز خیالات کا اظہار کیا۔

بعد از نماز عصر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں صدارت مکرم کرمو بوجنگ صاحب (Karamu Bojang) پرنسپل نصرت جہاں سیکنڈری سکول گیمبیا نے کی۔ اس تقریب میں سال رواں میں قرآن کریم مکمل کرنے والے تین خدام، چار اطفال اور ایک بچی نے اسٹیج پر آ کر باری باری قرآن سنایا اور پھر ان بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے اہمیت قرآن پر مختصر خطاب کیا۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

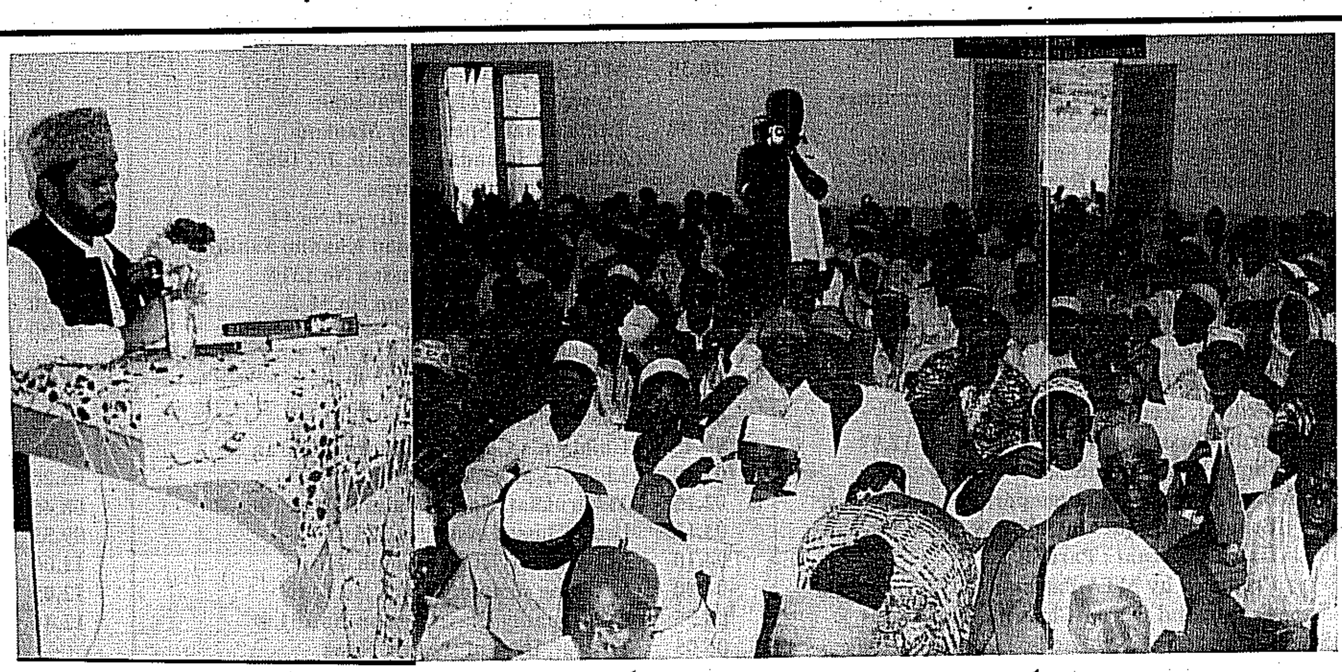

مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔